ATLAS LAW FIRM
EXPERIENCE. DEDICATION. RESULTS.
• PERSONAL INJURY
• CRIMINAL DEFENSE
• FAMILY LAW
• BUSINESS LAW
9885106759 | www.AtlasLawFirm.com

روزنامہ
وفادارِ ہندوستان
حیدرآباد
HINDUSTAN URDU DAILY
Hyderabad - TG

Editor In Chief : M.M. Ali Khan

R. N. I. No. 62210/95

ATLAS
BUILDERS & DEVELOPERS
RESIDENTIAL • COMMERCIAL • APARTMENTS • VILLAS
QUALITY CONSTRUCTION | RELIABLE SERVICE
8686341694 | www.AtlasBuilders.com

Saturday 31 October 2026 | صفحات (08) | قیمت (1: روپے) | ۱۴۴۷ھ | 31 اکتوبر 2026 | شمارہ 265 | جلد (2)

RISING

RISING TOGETHER



INVEST
TELANGANA
GLOBAL SUMMIT
2026
7 | 8 | 9 DECEMBER 2026
BHARAT FUTURE CITY, HYDERABAD

The Invest Telangana Global Summit 2026, the flagship summit of the Government of Telangana, returns on a grander scale, bringing together global industry leaders, investors, innovators and policymakers.

The Summit brings under its umbrella the Raksha Expo, Climate Change Conclave, IndiaJoy, Startup Showcase, Product Exhibitions, Policy Conclave, Fireside Sessions and events on Telangana Culture, Heritage and Food.

RAKSHA EXPO 2026
CLIMATE CHANGE CONCLAVE
IndiaJoy 2026
START UP SHOWCASE

Product Exhibitions
Policy Conclave
Fireside Sessions
Telangana Culture, Heritage and Food

invest.telangana.gov.in

امت شاہ جمعہ کو لکھنؤ میں بی جے پی کی ریاستی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کا افتتاح کریں گے



لکھنؤ (یو این)۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سابق قومی صدر اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ جمعہ 30 اکتوبر کو لکھنؤ میں ڈاکٹر رام منوہر لوہیا قانون یونیورسٹی میں پارٹی کی دو روزہ ریاستی عاملہ کی میٹنگ کا افتتاح کریں گے۔ بی جے پی کے مطابق، پارٹی کے قومی سکریٹری اور ریاستی معاون انچارج ڈاکٹر پردیپ ورما کی موجودگی میں ریاستی صدر بھوپیندر چودھری نے جمعرات کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ریاستی عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی۔ اس دوران جمعہ کو ہونے والی ریاستی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا۔ ریاستی جنرل سکریٹری (تنظیم) دھرم پال لکھنے نے دو روزہ اجلاس کے ایجنڈے، اہم موضوعات اور دیگر ضروری تیاریوں پر تفصیلی بریفنگ دی۔ بھوپیندر چودھری کی صدارت میں تشکیل دی گئی ریاستی عاملہ کی یہ پہلی میٹنگ ہوگی۔ بی جے پی کے مطابق، ریاستی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں پارٹی کے متعلقہ قومی عہدیداران، ریاستی انچارج اور معاون انچارج، ریاستی عہدیداران، ریاستی عاملہ کے ارکان، ارکان پارلیمنٹ، ارکان اسمبلی اور علاقائی عہدیداروں کے علاوہ مختلف اضلاع کے صدور اور جنرل سکریٹریز بھی شرکت کریں گے۔ اس کے علاوہ، ریاستی میڈیا انچارج، ریاستی ترجمان، وزارت ریاستی کنوینر اور معاون کنوینر (اسمبلی حلقوں کے انچارج اور اسمبلی حلقوں میں تنظیمی سرگرمیوں کے ذمہ داران) بھی پارٹی کے دیگر اہم عہدیداروں کی طرح اجلاس میں شریک ہوں گے۔

امت شاہ نے سمندری طوفان 'رنبہ' پر چار ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ سے بات کی، ہر ممکن مدد کا یقین دلایا

نئی دہلی (یو این) وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعرات کو سمندری طوفان 'رنبہ' کے پیش نظر آندھرا پردیش، پڈوچیری، اڈیشہ اور تمل ناڈو کے وزرائے اعلیٰ سے بات کی۔ انہوں نے آفت سے متاثرہ لوگوں کی مشکلات کم کرنے کے لیے مرکزی حکومت کی جانب سے ہر ممکن مدد فراہم کرنے کا یقین دلایا۔ امت شاہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ قومی آفات سے نمٹنے والی فورس (این ڈی آر ایف)، ریاستی آفات سے نمٹنے والی فورس (ایس ڈی آر ایف) کی ٹیمیں سرگرم ہو گئی ہیں اور تمل ناڈو، آندھرا پردیش اور اڈیشہ کا عوام سے رابطہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سمندری طوفان سے نمٹنے والے انتظامی اقدامات کے جائزے اور مزید ضروری امداد کا تعین کرنے کے لیے مرکزی حکومت کی مختلف وزارتوں پر مشتمل ٹیمیں (انٹر منسٹریل ٹیمیں) جلد ہی متاثرہ علاقوں میں بھیجی جائیں گی۔ شاہ نے کہا کہ آفت کی اس گھڑی میں حکومت عوام کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے اور متاثرین کو راحت پہنچانے کے لیے پوری ذمہ داری کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ نے متاثرہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو یقین دلایا کہ قدرتی آفات کے باعث لوگوں کو ہونے والی پریشانیوں کو کم کرنے کے لیے حکومت ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔

سیانگ اپر ملٹی پرپز پروجیکٹ کے خلاف ایٹانگر میں تجہتی ریلی

ایٹانگر (یو این) ڈائمنشنس آف سیانگ پراجیکٹ اور بڑے ڈیموں نے جمعرات کو ایٹانگر میں منشور کھوہ پر پہلی امن تجہتی ریلی نکالی۔ اس ریلی کا مقصد مجوزہ 'سیانگ اپر ملٹی پرپز پروجیکٹ' کے خلاف جاری تحریک کے دوران حراست میں لیے گئے طلباء رہنما کی فوری رہائی اور سیانگ علاقے سے مرکزی ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کو واپس بلانے کا مطالبہ کرنا تھا۔ ریاستی حکومت اور وزیر اعلیٰ پیما کھانڈو کے خلاف نعرے درج پلے کارڈز اور پوسٹروں کے ساتھ مظاہرین نوجوانوں نے اس ریلی میں شرکت کی۔ ریلی آلونی دیپ بازار سے شروع ہو کر ایٹانگر کے آئی بی پارک میں اختتام پذیر ہوئی۔ اس میں عام شہریوں، نوجوان طلباء اور مختلف تنظیموں کے نمائندوں نے حصہ لیا۔ شرکاء نے مجوزہ سے تین بڑے منصوبے اور مقامی آبادیوں پر اس کے ممکنہ اثرات کے حوالے سے تشویش ظاہر کی۔ مظاہرین نے حراست میں لیے گئے تمام افراد کی رہائی اور فوری، پائیدار مطالبہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے سیانگ علاقے کے ان مقامات سے مرکزی ریزرو پولیس فورس اور دیگر نیم فوجی دستوں کو ہٹانے کا مطالبہ بھی کیا جو مجوزہ ڈیم سے متاثر ہوں گے۔ مظاہرین نے دریاؤں، آبائی زمین، مقامی ثقافت اور مقامی برادریوں کے تحفظ کی اپیل کی۔ انہوں نے زور دیا کہ ایسے منصوبوں کو لوگوں کی روزی روٹی اور روایتی ورثے کی قیمت پر آگے نہیں بڑھایا جانا چاہیے۔ ریلی میں شامل تنظیموں نے سیانگ علاقے میں بڑھتی ہوئی عدم تحفظ کی خلیج کو پاٹنے کے لیے بات چیت کے ذریعے مسئلے کے حل کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر مجوزہ منصوبے کے سلسلے میں حالیہ واقعی کے واقعات پر تشویش ظاہر کی گئی تو ایل فرنٹ کے صدر تاکو ماؤ لے ریلی میں شرکت کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پیما کھانڈو سے سوال کیا کہ چین کی جانب سے 60,000 میگاواٹ کے ڈیم کی تجویز کا علم کہاں سے آیا؟ انہوں نے پوچھا کہ جب چینی حکام ایسی معلومات عام نہیں کرتے تو یہ تفصیلات کیسے حاصل ہوئیں؟ انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ 11,000 میگاواٹ کا سیانگ ڈیم، 60,000 میگاواٹ کے مجوزہ ڈیم کے پانی کو کس طرح قابو میں رکھ سکے گا، جاتے مجوزہ 11,000 میگاواٹ کے سیانگ ڈیم کی سالانہ پیداوار بھی متوقع ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ اگر ڈیم بنتے ہیں تو تعمیر کیا گیا کوئی ڈیم ٹوٹ جاتا ہے تو سیانگ ڈیم پانی کے اس دباؤ کو برداشت کر پائے گا؟ اس کے علاوہ انہوں نے تمام زیر حراست افراد کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے حکام سے اس معاملے میں مناسب کارروائی کرنے کی اپیل کی۔



بھارت-پولینڈ تعلقات: دوستی سے شراکت داری تک

شیخ مصطفیٰ الرحمٰن

انسان کی زندگی میں بعض اوقات ایسے دور آتے ہیں جب بظاہر سب کچھ معمول کے مطابق ہوتا ہے، مگر اس کے باطن میں ایک اندرونی سی کشمکش برپا رہتی ہے۔ نمازیں ادا ہو رہی ہوتی ہیں، تلاوت قرآن کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے، زبان ذکر الٰہی سے بھی تر رہتی ہے، لیکن دل کا سکون کہیں کھو سا جاتا ہے۔ طبیعت میں بے وجہ اضطراب، ذہن میں انتشار، تعلقات میں سردمہری اور روزمرہ کے معمولات میں بے دلی پیدا ہونے لگتی ہے۔ انسان خود بھی نہیں سمجھ پاتا کہ آخر اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ایک خیال اس کے ذہن پر دستک دینے لگتا ہے: کہیں مجھ پر کسی نے جادو تو نہیں کر دیا؟ اور جب یہ خیال دل میں جگہ بنا لے تو ایک دوسرا سوال بھی جنم لیتا ہے: اگر میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں، پھر بھی ان پریشانیوں میں گھرا ہوا ہوں، تو آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ سوال محض جادو کے وجود کا سوال نہیں؛ یہ انسانی نفسیات، مذہبی علمیے، باطنی سکون اور حقیقت کی تلاش سے متعلق ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام غیب کے وجود کو تسلیم کرتا ہے اور قرآن مجید میں جادو کا ذکر بھی موجود ہے، لیکن اس حقیقت کے اعتراف اور زندگی کے ہر نامعلوم مسئلے کو جادو قرار دینے کے درمیان ایک نمایاں فرق ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں علمیے کے ساتھ علم، روحانیت کے ساتھ بصیرت اور خوف کے ساتھ فکری توازن کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جادو کا تصور انسانی معاشروں میں صدیوں سے موجود رہا ہے۔ مختلف تہذیبوں نے ان واقعات کی تشریح اپنے اپنے اعتقادات اور علمی تصورات کے مطابق کی ہے جن کی وجوہات ان کے لیے واضح نہیں تھیں۔ آج بھی جب کسی شخص کی زندگی میں اچانک مشکلات بڑھنے لگتی ہیں، ازدواجی تعلقات میں تلخی پیدا ہوتی ہے، کاروبار میں نقصان ہوتا ہے یا ذہنی سکون رخصت ہونے لگتا ہے تو بعض اوقات اس کے ذہن میں سب سے پہلے جادو کا خیال آتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے جادو محض ایک بے بنیاد تصور نہیں۔ قرآن مجید نے سورۂ بقرہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ترجمہ: ''اور وہ اس کے ذریعے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ کے اذن سے۔'' (البقرہ: 102) یہ آیت جادو کے ذکر کے ساتھ ایک بنیادی حقیقت بھی واضح کرتی ہے کہ کسی مخلوق کو مستقل اور لامحدود اختیار حاصل نہیں۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت و حاکمیت کے تابع ہے۔ اسی آیت میں میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے کا ذکر بھی آیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی بیان میں جادو کے محکم اثرات کے ضمن میں انسانی تعلقات کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا ہے۔ لیکن یہاں ایک سوال غور طلب ہے: کیا قرآن میں جادو کا ذکر موجود ہونے کا مطلب یہ بھی ہے کہ زندگی میں پیش آنے والی ہر پریشانی کا سبب جادو ہی سمجھ لیا جائے؟ یقیناً نہیں۔ کسی حقیقت کا دینی طور پر تسلیم کیا جانا اور کسی مخصوص واقعے میں اس حقیقت کے کارفرما ہونے کا دعویٰ کرنا دو الگ باتیں ہیں۔ پہلی بات عقیدے سے متعلق ہے، جب کہ دوسری کے لیے اس واقعے کے حالات اور دستیاب شواہد کو سمجھنا ضروری ہے۔ یہاں یہ بھی کہ دینا ضروری ہے کہ ہر سائنسی تجزیہ کے پیچھے واقع ہے، ایک ایسا ذہن ہوتا ہے جو اس کے اسباب خود بخود سامنے نہیں آ جاتی ہو تو اس کے اسباب غلط فہمیاں، عدم اعتماد، معاشی دباؤ یا خاندانی مداخلت بھی ہو سکتے ہیں۔ کسی شخص کا کاروبار متاثر ہو تو اس کے پیچھے انتظامی غلطیاں، بدلتے ہوئے حالات یا مالی مشکلات بھی ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح ذہنی بے سکونی جسمانی بیماری، نیند کی کمی، مسلسل ذہنی دباؤ یا تعلیمی مسائل کا نتیجہ بھی ہو سکتی ہے۔ ان امکانات کو نظر انداز کر کے ہر پریشانی کو جادو سے منسوب کر دینا نہ دینی بصیرت ہے اور نہ علمی دیانت۔ اصل مسئلہ جادو کے وجود پر ایمان رکھنے کا نہیں، بلکہ اس امکان کو بلا دلیل کسی مخصوص واقعے کی قطعی تشریح بنا دینے کا انسانی ذہن ایک پیچیدہ نظام ہے۔ خیالات، یادداشت، جذبات، ارادے اور فیصلے کسی ایک مقام پر الگ تھلگ پیدا نہیں ہوتے، بلکہ دماغ کے مختلف حصوں اور جسمانی و نفسیاتی عوامل کے باہمی تعامل سے انسانی تجربات تشکیل پاتے ہیں۔ جدید اعصابی سائنس میں دماغ کے اگلے حصے، بالخصوص پریشانی کے پیچھے واقع پری فرنٹل کارٹیکس، کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ حصہ توجہ برقرار رکھنے، منصوبہ بندی کرنے، ردعمل کو منظم کرنے اور نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلے کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے جب انسان مسلسل ذہنی دباؤ کا شکار رہتا ہے، نیند پوری نہیں ہوتی یا جذباتی تھکن اس پر غالب آ جاتی ہے تو اس کی قوت فیصلہ، توجہ اور جذبات کو متوازن رکھنے کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے معاملات میں الجھنے لگتا ہے، معمول کے کام بھی دشوار محسوس ہونے لگتے ہیں اور بعض اوقات اپنے ہی احساسات اسے تھکا دیتے ہیں۔ یہ کیفیت اس کی عبادت، تعلقات اور روزمرہ زندگی پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے یہاں ایک اہم پہلو قابل غور ہے۔ جب کوئی شخص پہلے ہی ذہنی اضطراب سے گزر رہا ہو تو وہ اپنی کیفیت کی وجہ تلاش کرنے لگتا ہے۔ اگر اسے جادو کا اندیشہ لاحق ہو جائے تو وہ اپنی ہر پریشانی کو اسی نظر سے دیکھنے لگ سکتا ہے۔ یوں اصل تکلیف کے ساتھ ایک نیا بوجھ بھی شامل ہو جاتا ہے؛ اپنی حالت کے بارے میں مسلسل خوف اور غیر ضروری مجید سائنس کی بنیاد پر یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ جادو براہ راست پری فرنٹل کارٹیکس کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس سلسلے میں کوئی معتبر سائنسی ثبوت موجود نہیں جو جادو کے اثر کو کسی مخصوص دماغی حصے یا اعصابی عمل سے ثابت کرے۔ دماغ کی تحقیق ہمیں انسانی ذہنی کیفیات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے، لیکن اسے غیر مرئی اثرات کی ایسی تشریح کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے جسے تجرباتی شواہد کی تائید حاصل نہ ہو۔ اسی طرح قرآن مجید میں وسوسہ یا پریشانی کے ذکر کو جدید اعصابی سائنس کی کسی مخصوص دریافت کے ساتھ قطعی طور پر جوڑ دینا بھی احتیاط کا متقاضی ہے۔ سورۂ فلق میں ارشاد ہے: ترجمہ: ''ایسی پریشانی جو بھوتی، خطا کار ہے۔'' (الفلق: 16) ان آیات کا سیاق ایسے شخص کی سرکشی اور جواب دہی سے متعلق ہے جو اللہ کے بندے کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔ یہاں پریشانی کا ذکر ایک مؤثر قرآنی اسلوب میں آیا ہے۔ اسے اس بنیاد پر پری فرنٹل کارٹیکس کی سائنسی تشریح قرار دینا کہ دماغ کا یہ حصہ پریشانی کے پیچھے واقع ہے، ایک ایسا دعویٰ ہوگا جسے خود آیات کا سیاق ثابت نہیں کرتا۔ قرآن کی رہنمائی اپنی جگہ مسلم ہے اور سائنسی تحقیق اپنی حدود میں مفید؛ دونوں سے استفادے کے لیے ضروری ہے کہ نہ سائنس سے وہ بات منسوب کی جائے جسے اس نے ثابت نہیں کیا، اور نہ قرآنی آیات کو ان کے سیاق سے الگ کر کے غیر ثابت شدہ نظریات کی تائید میں پیش کیا جائے۔ عبادت میں دل کیوں نہیں لگتا؟ عبادت گزار انسان کے لیے ایک نہایت حساس تجربہ یہ ہے کہ وہ نماز ادا کر رہا ہو، لیکن اس کا دل منتشر رہے۔ وہ قرآن کی تلاوت کرے، مگر ذہن بار بار دوسرے خیالات کی طرف چلا جائے۔ اسے محسوس ہو کہ پہلے جو قلبی اطمینان حاصل ہوتا تھا، اب وہ کیفیت باقی نہیں رہی۔ ایسے میں وہ بھی اپنی عبادت کے اخلاص پر شک کرنے لگتا ہے اور یہی اس تبدیلی کو کسی غیر مرئی رکاوٹ کا نتیجہ سمجھنے لگتا ہے۔ حالاں کہ انسانی طبیعت میں یکسانیت نہیں ہوتی۔ غم، تھکن، پریشانی اور جسمانی کمزوری انسان کی توجہ کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ذہنی دباؤ کے دوران وہ ان کاموں میں بھی یکسوئی کھو سکتا ہے جن سے اسے قلبی سکون حاصل ہوتا تھا۔ اس کیفیت کو فوراً ایمان کی کمزوری یا جادو کی علامت قرار دینا مناسب نہیں۔ نماز کا مقصد محض وقتی سکون حاصل کرنا نہیں، بلکہ انسان کے اندر بندگی، اخلاقی ذمہ داری اور یاد الٰہی کو مضبوط کرنا بھی ہے۔ اس لیے عبادت کی افادیت کو صرف اس بنیاد پر نہیں پرکھا جا سکتا کہ نماز کے دوران انسان کو کتنی قلبی لذت محسوس ہوئی۔ کبھی انسان داخلی کشمکش کے باوجود نماز قائم رکھتا ہے، اپنے اخلاق کی حفاظت کرتا ہے اور مخلوقات میں صبر سے کام لیتا ہے؛ یہ بھی اس کے دینی التزام کا اہم پہلو ہے۔ خشوع مطلوب ہے، لیکن خشوع کی کیفیت میں اتار چڑھاؤ انسانی تجربے کا حصہ ہے۔ اگر کسی شخص کو توجہ برقرار رکھنے میں دشواری ہو تو اسے عبادت سے بدل ہونے کے بجائے اپنی ذہنی و جسمانی کیفیت کا جائزہ لینا چاہیے۔ اپنی نیند، معمولات اور ذہنی دباؤ کی اصلاح کے ساتھ عبادت میں یکسوئی کی تدریجی کوشش مفید ہو سکتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر طبی یا نفسیاتی مشورہ حاصل کرنا بھی اسی ذمہ دارانہ طرز عمل کا حصہ ہے۔ جب تک زندگی پر غالب آنے لگے انسان کا ذہن غیر واضح حالات میں اسباب تلاش کرتا ہے۔ یہ اس کی فطری صلاحیت ہے، لیکن کبھی کبھی یہی صلاحیت اسے غلط نتائج تک بھی پہنچا دیتی ہے۔ چند ناخوش گوار واقعات کے بعد دوسرے پیش آئیں تو انسان ان کے درمیان ایسا تعلق قائم کر سکتا ہے جس کی حقیقت ابھی ثابت نہ ہوئی ہو۔ پھر وہ اسی مفروضے کی روشنی میں نئے واقعات کی تشریح کرنے لگتا ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ یقین ہونے لگے کہ اس پر جادو کیا گیا ہے تو عام اتفاقات بھی اسے سازش محسوس ہو سکتے ہیں، اتفاقی واقعات غیر معمولی اشارے بن سکتے ہیں اور دوسروں کے رویوں میں اسے پوشیدہ دشمنی دکھائی دینے لگ سکتی ہے۔ رفتہ رفتہ اس کی توجہ زندگی کے حقیقی مسائل سے ہٹ کر اس سوال میں الجھ جاتی ہے کہ اس کے خلاف کون اور کیا کر رہا ہے۔ یہ کیفیت انسان کو ذہنی طور پر تھکا سکتی ہے، اس کے تعلقات کو متاثر کر سکتی ہے اور اس کے اندر بے اعتمادی بڑھا سکتی ہے۔ وہ بار بار دوسروں سے تیقن دہانی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، مختلف لوگوں سے اپنی حالت کی تشریح پوچھتا ہے اور ہر جواب کے بعد نئے شکوک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس طرح مسئلے کے حل کی تلاش خود ایک مستقل پریشانی بن جاتی ہے۔ اس صورت حال میں ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اپنے خوف کو جھٹلائے بھی نہیں اور اسے حقیقت کا آخری معیار بھی نہ بنائے۔ تکلیف حقیقی ہو سکتی ہے، لیکن اس کی وجہ کے بارے میں ہر اندازہ و غلط بھی ہو سکتا ہے۔ اسی لیے کسی شخص کی پریشانی کو سنجیدگی سے لینا اور اس کے ہر شبے کی تصدیق کر دینا ایک ہی بات نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ترجمہ: ''بے شک شیطان کا مکر کمزور ہے۔'' (النساء: 76) یہ آیت اپنے سیاق میں حق و باطل کی کشمکش سے متعلق ہے۔ اسے ہر ذہنی پریشانی کی وجہ قرار دینا درست نہیں، البتہ اس سے یہ اخلاقی رہنمائی ضرور حاصل ہوتی ہے کہ انسان برائی کے خوف کو اپنے اوپر اس قدر غالب نہ ہونے دے کہ اس کی زندگی بدگمانی اور اضطراب میں گرفتار ہو جائے۔ کبھی دانش مندی کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ انسان صاف طور پر تسلیم کرے کہ اسے اپنی پریشانی کی اصل وجہ معلوم نہیں۔ اس کے بعد وہ دستیاب شواہد کا جائزہ لے، ممکنہ اسباب کو سمجھے اور مناسب قدم اٹھائے۔ ہر سوال کا فوری جواب نہ ملنا اس بات کی دلیل نہیں کہ اس کے پیچھے لازماً کوئی پراسرار قوت کارفرما ہے۔ اسلام میں دعا، ذکر، تلاوت قرآن اور شرعی رقیہ کو روحانی اہمیت حاصل ہے۔ ان اعمال کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ سے مدد اور حفاظت طلب کرتا ہے۔ تاہم ان کا مقصد دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرنا ہونا چاہیے، نہ کہ انسان کو ہر وقت کسی پوشیدہ خطرے کی تلاش میں مصروف کر دینا۔ یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ کسی شخص کا تلاوت کے دوران رونا، گھبراہٹ محسوس کرنا، جسمانی کیفیت میں تبدیلی آنا یا غیر معمولی خواب دیکھنا، بذات خود جادو کے وجود کا ثبوت نہیں۔ ایسی کیفیات کے متعدد اسباب ہو سکتے ہیں اور محض ان کی بنیاد پر کسی مخصوص نتیجے تک پہنچنا درست نہیں۔ اسی طرح مسلسل اداسی، بے دلی، اضطراب، نیند کی خرابی، جذباتی بے حسی اور توجہ میں دشواری بعض نفسیاتی یا جسمانی مسائل سے بھی وابستہ ہو سکتی ہیں۔ اگر یہ علامات طویل عرصے تک برقرار رہیں یا تعلیم، ملازمت، خاندانی تعلقات اور روزمرہ زندگی کو متاثر کرنے لگیں تو مستند ڈاکٹر یا ماہر نفسیات سے مشورہ کرنا مناسب ہے۔ علاج کی طرف رجوع کرنا توکل کے خلاف نہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ سے شفا کی دعا کرتے ہوئے طبی علاج بھی اختیار کر سکتا ہے اور روحانی رہنمائی کے ساتھ نفسیاتی معاونت بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ اپنے مذہبی عقیدے سے دست بردار ہو جائے۔ دینی و علمی شعور ایک دوسرے کے معاون بن سکتے ہیں۔ اسی طرح کسی پر جادو کرنے کا الزام محض خواب، شبہے، اندازے یا کسی حاسد کے دعوے کی بنیاد پر نہیں لگانا چاہیے۔ ایسے الزامات بے گناہ افراد کی عزت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور خاندانوں میں ایسی بدگمانیاں پیدا کر سکتے ہیں جن کا ازالہ مشکل ہو جائے۔ غیب کے بارے میں بے دلیل دعوے کرنے کے بجائے احتیاط اور تحقیق کا راستہ اختیار کرنا زیادہ ذمہ دارانہ طرز عمل قرآن مجید کا یہ ارشاد کہ جادو کسی کو اللہ کے اذن کے بغیر نقصان نہیں پہنچا سکتا، انسان کو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو شخص عبادت میں مخلص ہو، اس کی زندگی میں کبھی بیماری، غم، ذہنی اضطراب یا کوئی دوسری آزمائش نہیں آئے گی۔ ترجمہ: ''اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔'' (آل عمران: 122) توکل کا سلیم اسباب کو ترک کر دینا نہیں، بلکہ مناسب تدابیر اختیار کرتے ہوئے نتیجے کے معاملے میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد رکھنا ہے۔ انسان اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتا ہے، بیماری کا علاج کرتا ہے، تعلقات کی اصلاح کے لیے قدم اٹھاتا ہے اور اپنی ذہنی و جسمانی صحت کا خیال رکھتا ہے؛ اس کے ساتھ وہ یہ حقیقت بھی تسلیم کرتا ہے کہ اس کا علم محدود ہے اور ہر نتیجہ اس کے عمل اختیار میں نہیں۔ توحید کا ایک اہم تقاضا یہ بھی ہے کہ انسان کسی مخلوق کو ایسی مستقل اور لامحدود قدرت کا مالک نہ سمجھنے لگے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہے۔ کسی حقیقی نقصان یا الم سے انکار کیے بغیر بھی انسان اپنے خوف کو اس حد تک بڑھنے سے روک سکتا ہے کہ اس کی زندگی کا ہر فیصلہ کسی موہوم دشمن کے تصور کے گرد گھومنے لگے۔ ایمان انسان کو ہر تکلیف سے محفوظ رہنے کی ضمانت نہیں دیتا، وہ اسے تکلیف کے دوران امید، صبر اور ذمہ داری کے ساتھ جینے کا حوصلہ دیتا ہے۔ یہی توکل کی اصل روح ہے۔ اس پوری بحث کا ایک گہرا پہلو انسانی شناخت سے متعلق ہے۔ انسان اپنے آپ کو کس بنیاد پر پہچانتا ہے؟ کیا اس کی شناخت صرف اس کی ذہنی کیفیت، جذباتی توازن اور زندگی کے حالات سے متعین ہوتی ہے، یا اس کے وجود کا کوئی ایسا اخلاقی و روحانی پہلو بھی ہے جو ان تمام تبدیلیوں سے وسیع تر ہے؟ اسلام انسان کو اللہ تعالیٰ کا بندہ، اخلاقی ذمہ داریوں کا حامل اور خیر و شر میں امتیاز کرنے والا وجود قرار دیتا ہے۔ سورۂ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول نقل کیا گیا ہے: یہ اعلان انسانی شناخت کی ایک بنیادی حقیقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ انسان بھی آفت زدہ ہو سکتا ہے، بھی ذہنی انتشار کا شکار ہو سکتا ہے اور کبھی اپنی کیفیت کی وجہ سمجھنے سے قاصر رہ سکتا ہے، لیکن ان میں سے کوئی بات خود اس کی عزت و قدر کو ختم نہیں کرتی۔ ذہنی پریشانی کسی انسان کو کم تر نہیں بناتی، اور علاج کی ضرورت اس کے ایمان کی نفی نہیں کرتی۔ کا مطلب یہ نہیں کہ بندۂ مومن ہر آزمائش سے محفوظ ہو جاتا ہے یا اس کے تمام سوالات کے جواب مل جاتے ہیں۔ اس کا مطلوم ہے کہ انسان اپنی کمزوری کے باوجود بندگی، امید اور ذمہ داری کا راستہ اختیار کر سکتا ہے۔ اسے اپنے ہر احساس کی فوری تشریح معلوم نہ ہو، تب بھی وہ درست عمل کا انتخاب کر سکتا ہے؛ اسے ہر مشکل کا سبب معلوم نہ ہو، تب بھی وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ سکتا ہے اور دنیاوی اسباب کے مطابق مناسب کوشش کر سکتا ہے۔ جادو کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے دو انتہاؤں سے بچنا ضروری ہے۔ ایک طرف قرآنی تعلیمات کو نظر انداز کر کے اس مسئلے کو سرے سے بے معنی قرار دینا درست نہیں، اور دوسری طرف ہر بیماری، ناکامی، اختلاف اور ذہنی پریشانی کو جادو کا نتیجہ سمجھ لینا بھی مناسب نہیں۔ دینی مقیدے کا تقاضا یہ نہیں کہ انسان ہر نامعلوم چیز کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ کر لے، بلکہ علمی دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ معلوم کو معلوم اور نامعلوم کو نامعلوم تسلیم کیا جائے۔ قرآن جادو کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور بندے کے لیے توکل کی تعلیم دیتا ہے۔ جدید سائنس انسانی ذہن، جذبات اور قوت فیصلہ کے بعض پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے، لیکن جادو کے پری فرنگل کارٹیکس پر اثر انداز ہونے یا کسی مخصوص دماغی علامت سے اس کی تشخیص کیے جانے کا دعویٰ ثابت نہیں۔ اس لیے دینی نصوص کو غیر ثابت شدہ سائنسی نظریات کے ساتھ جوڑنے کے بجائے ہر علم کو اس کے اپنے دائرے میں سمجھنا چاہیے۔ اگر عبادت کے باوجود دل بے سکون ہے تو اس کا مطلب لازماً یہ نہیں کہ عبادت بے اثر ہو گئی ہے۔ اگر ذہن منتشر ہے تو ضروری نہیں کہ اس کے پیچھے جادو ہو۔ اگر زندگی میں مشکلات ہیں تو یہ بھی لازم نہیں کہ کسی نے جان بوجھ کر انہیں پیدا کیا ہو۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی پریشانی کو جادو کا نتیجہ سمجھ لینے سے پہلے ممکنہ اسباب کی تحقیق کرے، ضرورت کے وقت مناسب مدد حاصل کرے اور بے دلیل الزامات سے بچے۔ اصل کامیابی یہ نہیں کہ انسان ہر نامعلوم خطرے کو پہچان لینے کا دعویٰ کرے، بلکہ یہ ہے کہ وہ غیر یقینی حالات میں بھی اپنی عقل، اخلاق، عبادت اور امید کو محفوظ رکھ سکے۔ ایمان کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کبھی خوف محسوس نہ کرے؛ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ خوف اس کی پوری زندگی پر حکمرانی نہ کرنے لگے۔ اور جب دل میں بے چینی ہو، ذہن سوالات سے بھرا ہو اور پریشانی کی اصل وجہ واضح نہ ہو، تب بھی انسان ایک حقیقت کی طرف رجوع کر سکتا ہے؛ یہ اعلان مسائل سے فرار نہیں، بلکہ ان کا سامنا کرنے کا ایک روحانی حوصلہ ہے۔ اس میں اپنی کمزوری کا اعتراف بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اعتماد بھی۔ انسان ہر سوال کا جواب نہ جانتے ہوئے بھی سچائی کی تلاش جاری رکھ سکتا ہے۔ علاج کی ضرورت کے باوجود ایمان پر قائم رہ سکتا ہے، اور آزمائش کے عالم میں بھی اپنی زندگی کو بدگمانی اور خوف کے حوالے کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ غیب کے اندیشوں میں گرفتار ہو کر جینے اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کے ساتھ حقیقت کی تلاش جاری رکھنے میں یہی بنیادی فرق ہے۔

سجدوں میں سکون کیوں نہیں؟ ہر بے چینی جادو تو نہیں!

مسلمانوں میں قیادت کا فقدان، ہر طرف جان و مال کو نقصان!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

مسلمانوں کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیا جائے تو ایک بنیادی سوال بار بار ذہن و فکر کے دروازے پر دستک دیتا ہے کہ آخر وہ کون سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے ایک بڑی آبادی جس کے پاس تاریخ، تہذیب کا سرمایہ ہے، دینی و اخلاقی تعلیمات کی رہنمائی موجود ہے، باصلاحیت افراد کی کمی نہیں اور اجتماعی قوت کے امکانات بھی موجود ہیں، اس کے باوجود متعدد مقامات پر عدم تحفظ، معاشی پسماندگی، تعلیمی محرومی، سیاسی بے اثری اور سماجی انتشار کا سامنا کر رہی ہے؟ اس سوال کا جواب تلاش کرتے ہوئے جن بنیادی مسائل پر توجہ دینا ضروری ہے، ان میں قیادت کا فقدان، باہمی اختشار، اجتماعی حکمت عملی کی کمی اور ادارہ جاتی کمزوری نمایاں ہیں۔ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ کسی بھی قوم کی ترقی، تحفظ اور استحکام کے لیے محض تعداد کافی نہیں ہوتی، بلکہ اس کے لیے بصیرت رکھنے والی قیادت، مضبوط ادارے، مشترکہ مقاصد اور حالات کے مطابق درست فیصلے کرنے کی صلاحیت بھی ضروری ہوتی ہے۔ جب قیادت کمزور ہو، اجتماعی ترجیحات واضح نہ ہوں اور قوم اپنے وسائل کو منظم کرنے میں ناکام رہے تو اس کے نتائج مختلف شکلوں میں سامنے آتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے بھی یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ اپنی حیثیت کا جائزہ محض جذباتی ردعمل کی بنیاد پر لینے کے بجائے سنجیدہ تجزیے اور عملی حکمت عملی کے ساتھ لیں۔ قیادت کسی قوم کے لیے محض ایک فرد، ایک عہدے یا ایک سیاسی چہرے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک مکمل فکری، اخلاقی اور تنظیمی نظام کا عنوان ہے۔ حقیقی قیادت وہ ہوتی ہے جو قوم کو درپیش مسائل کی درست نشاندہی کرے، عوام کے جذبات کو تعمیری سمت دے، متفکل حالات میں حوصلہ پیدا کرے اور مستقبل کے لیے قابل عمل منصوبہ بندی کرے۔ بدقسمتی سے مسلمانوں کے مختلف حلقوں میں قیادت کے حوالے سے کئی سوالات موجود ہیں۔ کہیں قیادت شخصی مفادات کی اسیر دکھائی دیتی ہے، کہیں گروہی وابستگی، ذاتی مفاد پر غالب آ جاتی ہے، کہیں اختلافات اس قدر شدت اختیار کر جاتے ہیں کہ مشترکہ مسائل بھی منظر میں پیچھے چلے جاتے ہیں اور کہیں عوامی مسائل کے حل کے لیے اخلاص تو بہت ہوتے ہیں لیکن مستقل جدوجہد، مؤثر حکمت عملی اور جواب دہی کا نظام کمزور رہتا ہے۔ مختلف علاقوں میں ایسے افراد، ادارے اور تنظیمیں بھی موجود ہیں جو تعلیم، سماجی خدمت، قانونی امداد اور قضائی سرگرمیوں اور عوامی حقوق کے لیے کام کر رہی ہیں۔ اصل مسئلہ ان کوششوں کو ایک دوسرے سے مربوط کرنے، ان کی افادیت بڑھانے اور انہیں وسیع تر اجتماعی حکمت عملی کا حصہ بنانے کا ہے۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کسی بھی معاشرے میں شہریوں کی جان، مال، عزت اور بنیادی حقوق کا تحفظ ریاست کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے جب کسی فرد یا گروہ کو تشدد، دہشت گردی، امتیازی سلوک یا املاک کے نقصان کا سامنا کرنا پڑے تو یہ صرف متاثرہ خاندان کا مسئلہ نہیں رہتا، بلکہ قانون کی بالادستی اور معاشرتی انصاف کا سوال بن جاتا ہے۔ مسلمانوں کو جہاں بھی ناانصافی یا تشدد کا سامنا ہوا، وہاں متاثرین کی مدد، قانونی چارہ جوئی، شواہد کا تحفظ، مستند معلومات کی فراہمی اور متعلقہ اداروں سے جواب دہی کا مطالبہ اہم ہے۔ بعض مذہبی بیانات جاری کر دینا کافی نہیں، متاثرین کے لیے قانونی و مالی امداد، لیگل سیل خانہ کی بالآبادکاری اور مقدمات کی مسلسل پیروی بھی ضروری ہے۔ اسی طرح یہ بھی اہم ہے کہ ہر واقعے کی حقیقت مستند شواہد کی بنیاد پر سامنے لائی جائے، افواہوں، غیر مصدقہ خبروں اور اشتعال انگیز پیغامات سے گریز کیا جائے، کیونکہ غلط معلومات نہ صرف صورت حال کو پیچیدہ بنا سکتی ہیں بلکہ بے گناہ افراد کے لیے مزید خطرات بھی پیدا کر سکتی ہیں۔ قیادت کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ متاثرین کے دکھ درد کو محض تقریروں کا موضوع نہ بنائے، بلکہ ان کے لیے عملی تعاون کا ذریعہ بنے۔ جس قیادت کے پاس عوام کے مسائل کا ریکارڈ، قانونی ماہرین کی ٹیم، امدادی وسائل اور مستقل بیرونی کا نظام ہو، وہ مشکلات کے مقابلے میں زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ جمہوری نظام میں سیاسی نمائندگی عوام کے مسائل کو ایوانوں تک پہنچانے، پالیسی سازی پر اثر انداز ہونے اور حکومتی اداروں سے جواب طلب کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ لیکن نمائندگی کی حقیقی قدر صرف انتخابی کامیابی یا کسی عہدے کے حصول سے متعین نہیں ہوتی، بلکہ اس کا معیار یہ ہے کہ نمائندہ اپنے حلقے کے عوام کے مسائل کے لیے کس حد تک کام کرتا ہے۔ پوری دنیا میں نئی نسل، بالخصوص تعلیم یافتہ نوجوان، ایک نئی کروٹ لے رہی ہے۔ سوچ، ترجیحات اور ردعمل کے اعتبار سے یہ پچھلی نسلوں سے نمایاں طور پر مختلف ہے۔ ماضی میں نوجوان اپنی پسند و ناپسند کا بڑوں کے سامنے برملا اظہار کرنے سے گریز کرتے تھے اور کیریئر یا شریک حیات کے انتخاب جیسے اہم فیصلوں میں بھی ان کی رائے کو مقدم رکھتے تھے مگر آج کے نوجوان اپنی زندگی پر دوسروں کی مرضی مسلط کیے جانے کو آسانی سے قبول نہیں کرتے۔ وہ آزادانہ سوچ کے ساتھ ناانصافی کے خلاف مزاحمت کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں۔ ظلم، سفارشی کلچر، اقربا پروری اور ذہانت کی ناقدری کے خلاف نوجوانوں کی بے چینی کو اگر مثبت سمت نہ دی جائے تو یہ توانائی مایوسی، بے عملی یا منفی رویوں میں بدل سکتی ہے۔ اس لیے نوجوانوں کو صرف شکایت کرنے والا نہیں بلکہ اصلاح کا ذریعہ بنانا ضروری ہے۔ اس کے لیے انہیں تعلیم، ہنر، روزگار، کیریئر اور مستقبل کے مواقع سے جوڑنا ہوگا۔ ساتھ ہی انہیں ایسے فیصلوں پر نظر ثانی کے لیے مجبور کرنے کی صلاحیت بھی دکھانا ہے جن کے اثرات برسوں تک ملک میں ایسا ماحول پیدا کیا گیا جس میں حکومت کی ناکامیوں پر سوال اٹھانے کو کفر و دشمنی سے تعبیر کیا جانے لگا، بعض طبقات کے خلاف زیادتیوں کو قوم پرستی کا لبادہ پہنایا گیا اور اختلاف کرنے والوں کو ملک دشمنی سے تعبیر کیا جانے لگا۔ یہ صورت حال کسی ایک ریاست یا خطے تک محدود نہیں رہی بلکہ مختلف شکلوں میں ملک کے کئی حصوں میں دیکھی گئی ہے۔ جب بڑوں نے سیاسی شعور، دستوری حقوق اور اجتماعی ذمہ داری کا عملی سبق مختلف ہی نہ کیا ہو تو نئی نسل سے اچانک غیر معمولی بصیرت اور قیادت کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟ ہمارا ایک بنیادی مسئلہ یہ بھی رہا ہے کہ نوجوانوں کو ملی فیصلوں میں شریک کرنے، سوال پوچھنے کی آزادی دینے اور اختلاف رائے کو برداشت کرنے کی روایت مضبوط نہیں ہو سکی، نتیجتاً نئی نسل اور روایتی قیادت کے درمیان ایک ایسا فاصلہ پیدا ہوا جو محض عمر کا نہیں بلکہ فکر اور ترجیحات کا بھی ہے، پھر بھی یہ سوال اپنی جگہ موجود ہے کہ روزگار، کیریئر اور مستقبل خطرے میں نظر آئیں تو نوجوان سڑکوں پر نکل سکتے ہیں مگر جب کسی پوری برادری کے مساوی شہری حیثیت، دستوری حقوق، مذہبی آزادی اور عزت نفس کو زک پہنچ رہی ہو تو مسلم نوجوانوں میں اضطراب کیوں دکھائی نہیں دیتا؟ تعلیم، ملازمت، نمائندگی اور مساوی مواقع بھی تو انہی کے مستقبل سے وابستہ مسائل ہیں، اس لیے ملی مسائل کو محض بزرگوں یا مذہبی و سیاسی تنظیموں کا مسئلہ سمجھ کر ان سے لاتعلق رہنا بالآخر خود نوجوانوں کے مستقبل کو متاثر کرے گا۔ اس خاموشی کا ایک سبب گزشتہ دو دہائیوں کا وہ تجربہ بھی ہے جس میں ظلم و استبداد کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو جیلوں اور مقدمات کا سامنا کرنا پ

بھارت اور متحدہ عرب امارات کی تجارت 2032 تک 200 ارب ڈالر پہنچانے کا ہدف

ٹیکنالوجی اور اسٹارٹ اپس اہم کردار ادا کریں گے

دبئی۔ 24 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ بھارت اور متحدہ عرب امارات کے درمیان اقتصادی تعلقات تیزی سے مضبوط ہو رہے ہیں اور دونوں ممالک نے باہمی تجارت کو 2032 تک 200 ارب ڈالر تک بڑھانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ بھارتی سفارتی حکام کے مطابق ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، اسٹارٹ اپس، گرین ٹیک، قابل تجدید توانائی اور دفاعی شعبے اس ہدف کے حصول میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ بھارت اور متحدہ عرب امارات کی دوطرفہ تجارت 101.25 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے اور مسلسل دوسرے سال 100 ارب ڈالر کی سطح عبور کر گئی ہے۔ متحدہ عرب امارات کو بھارت کی برآمدات 89.63 ارب ڈالر رہیں، ان اعداد و شمار کے ساتھ متحدہ عرب امارات بھارت کی دوسری سب سے بڑی برآمدی منڈی اور مجموعی طور پر تیسرا بڑا تجارتی شراکت دار بن چکا ہے۔ دوسری جانب بھارت متحدہ عرب امارات کا دوسرا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔ دبئی اور شمالی امارات میں بھارت کے قونصل جنرل ڈاکٹر وشنو وردھن ریڈی نے انڈین ایکسپریس کے مطابق ملک کی معروف کمپنیوں کی اکثریت عالمی سطح پر ذمہ دارانہ کاروباری طرز عمل سے متعلق معلومات فراہم کرنے میں پیچھے ہے۔ ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل پاکستان کی ٹرانسپرنسی ان کارپوریٹ رپورٹنگ اسیسمنٹ 2026 میں پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں درج 104 کمپنیوں کا جائزہ لیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق ان کمپنیوں کا شفافیت کا اوسط اسکور صرف 73.66 فیصد رہا جبکہ گزشتہ جائزے میں 69 کمپنیوں کا اوسط اسکور 3.72 فیصد تھا۔ رپورٹ میں سب سے زیادہ تشویشناک صورتحال انسانی حقوق اور کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کے شعبے میں سامنے آئی، جہاں کمپنیوں کا اوسط اسکور محض 98.45 فیصد رہا۔ ماحولیات، سماجی ذمہ داری اور کارپوریٹ حکمرانی سے متعلق معلومات میں شفافیت 84.47 فیصد جبکہ بدعنوانی کی روک تھام کے پروگراموں میں 41.53 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ جائزے میں بتایا گیا کہ بیشتر کمپنیاں ملازمین کے حقوق، بچوں سے مشقت کی روک تھام، کام کی جگہ پر تحفظ، تنخواہوں کی ادائیگی اور شکایات کے ازالے سے متعلق مکمل معلومات فراہم نہیں کرتیں۔ بدعنوانی کی روک تھام کے حوالے سے بھی کئی خامیاں سامنے آئیں۔ متعدد کمپنیاں نے ملازمین کی تربیت، بدعنوانی کی شکایات درج کرانے کے نظام اور انسداد بدعنوانی کی پالیسیوں پر عمل درآمد سے متعلق خاطر خواہ معلومات ظاہر نہیں کیں۔ رپورٹ کے مطابق خواتین، اقلیتی سٹاف کی روک تھام اور معذور افراد کی شمولیت کے شعبے میں شفافیت کا اوسط اسکور 11.68 فیصد رہا۔ اس شعبے میں بھی ڈھانچات کے مؤثر نظام اور معذور افراد کے لیے سہولتوں سے متعلق معلومات کی کمی پائی گئی۔ تاہم کمپنیوں کے تنظیمی ڈھانچے اور عملی مالیاتی رپورٹنگ میں صورتحال نسبتاً بہتر رہی، جہاں شفافیت کا اسکور بالترتیب 49.92 اور 50.92 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ رپورٹ میں آئل اینڈ گیس ڈیو لپمنٹ کمپنی 71.92 فیصد، فوجی سیمنٹ 67.91 فیصد اور سازگار انجینئرنگ 04.91 فیصد اسکور کے ساتھ نمایاں رہیں۔ تاہم کوئی بھی کمپنی مجموعی طور پر مکمل شفافیت کا معیار حاصل نہیں کر سکی۔ دوسری جانب گزشتہ اور موجودہ دونوں جائزوں میں شامل 63 کمپنیوں کی کارکردگی میں بہتری بھی سامنے آئی۔ ان کا اوسط اسکور 01.72 فیصد سے بڑھ کر 45.78 فیصد ہو گیا۔ ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل نے واضح کیا کہ یہ جائزہ کمپنیوں کی جانب سے عوامی سطح پر فراہم کردہ معلومات پر مبنی ہے، اس لیے کم اسکور لازماً بدعنوانی کا ثبوت نہیں، جبکہ زیادہ اسکور بھی پالیسیوں کے مؤثر نفاذ کی ضمانت نہیں دیتا۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ کاروباری اداروں میں معلومات کی ناکافی شفافیت سرمایہ کاروں کے اعتماد، عوامی اعتبار اور کارپوریٹ احتساب کو متاثر کر سکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق پاکستان جیسے ملک میں، جہاں بدعنوانی اور کمزور مالیاتی نظم و نسق پہلے ہی اہم چیلنج ہیں، کمپنیوں کے لیے انسانی حقوق، مالیاتی معاملات اور انسداد بدعنوانی سے متعلق معلومات کی مکمل اور واضح فراہمی ضروری ہے۔

چین نے انتظامی مسائل کا حوالہ دیتے ہوئے گولوگ میں تین تبتی اسکول بند کر دیے

دھرم شالہ۔ 24 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ چینی حکام نے تبتی زبان کی تعلیم اور نصاب میں ثقافتی تحفظ کے مستقبل پر تشویش پیدا کرتے ہوئے، ماہین کاؤنٹی، گولوگ تبتی خودمختار صوبے میں تین نجی اور کمیونٹی کے زیر انتظام تبتی تعلیمی اداروں کو زبردستی بند کر دیا ہے۔ تبتی تعلیم بنت داچ کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے، فیول نے بتایا کہ یہ بندشیں اگست کے آخر اور ستمبر 2026 کے اوائل کے درمیان لاگو کی گئی تھیں۔ متاثر ہونے والے تین اداروں میں گنجونگ گرامس لینڈ گرلز اسکول، جنگ وچ بوڈنگ اسکول اور گولوگ تاورا آرفن اسکول تھے، جو یتیم اور دور دراز کمیونٹیز کے تبتی بچوں کو تعلیم فراہم کرتے تھے۔ رپورٹ کے مطابق مرا گیا میں گنجونگ گرامس لینڈ گرلز اسکول کی بنیاد 2005 میں ماہر تعلیم تھیے کیلشن نے رکھی تھی، جسے پیریٹی لیٹ گرلز اسکول بھی کہا جاتا ہے۔ ادارے نے مبینہ طور پر تقریباً 448 پرائمری اور مڈل اسکول کے طلبا کو تعلیم دی اور اگست کے آخر میں حکام کی جانب سے اپنا کیمپس بند کرنے سے پہلے 107 اساتذہ اور معاون عملہ کو ملازمت دی۔

بھارت مخالف جذبات کو نیپالی قوم پرستی سے جوڑنے کا دور ختم ہو چکا



کھٹمنڈو۔ 24 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ نیپال کے وزیر خزانہ ڈاکٹر سوارنیم واگلے نے کہا ہے کہ نیپالی قوم پرستی کو بھارت مخالف جذبات سے جوڑنے کا دور اب ختم ہو چکا ہے اور ملک کی نئی سیاسی قیادت بھارت کے ساتھ تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور نیپال کے تعلقات جغرافیائی قربت سے کہیں زیادہ گہرے ہیں اور دونوں ممالک تاریخ، ثقافت اور باہمی تعاون کے مضبوط رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ نئی دہلی میں این ڈی ٹی وی ورلڈ سمٹ سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر واگلے نے کہا کہ دونوں ممالک کے تعلقات میں کبھی کبھار مختلف ضرور پیدا ہوتی ہیں، لیکن ان کا باہمی انحصار اتنا گہرا ہے کہ انہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے ماضی میں نیپال کی سیاست میں بھارت مخالف جذبات کے استعمال کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ ایک وقت تھا جب نیپالی قوم پرستی کو بھارت کی مخالفت کے مترادف سمجھا جاتا تھا، لیکن اب وہ دور گزر چکا ہے۔ وزیر خزانہ نے مشکل حالات میں بھارت کی جانب سے فراہم کی جانے والی امداد کو خصوصی طور پر سراہا۔ انہوں نے 2015 کے تباہ کن زلزلے اور رواں سال اگست میں آنے والے شدید سیلاب کے دوران بھارت کی فوری مدد کا ذکر کیا۔ ڈاکٹر واگلے کے مطابق حالیہ سیلاب کے بعد بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے فوری طور پر نیپال کے وزیر اعظم پالیسن شاہ سے ٹیلی فون پر رابطہ کیا اور ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کا پیغام واضح تھا کہ نیپال کو جس چیز کی بھی ضرورت ہوگی، بھارت اس کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ نیپال کے وزیر اعظم پالیسن شاہ جلد بھارت کا دورہ کریں گے اور توقع ظاہر کی کہ اس دورے سے دونوں ممالک کے تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ وزیر خزانہ نے جنوبی ایشیا میں علاقائی اقتصادی تعاون بڑھانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ خطے کے ممالک یورپی یونین کی طرز پر ایک ایسا نظام تشکیل دے سکتے ہیں جس میں قومی خودمختاری برقرار رکھتے ہوئے تجارت، سرمایہ، عوام اور خیالات کی آزاد اور تیز تر نقل و حرکت کو فروغ دیا جائے۔ انہوں نے بھارت کے ترقی یافتہ ملک بننے کے وژن "وکست بھارت 2047" کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بھارت کی اقتصادی ترقی نیپال سمیت تمام پڑوسی ممالک کے لیے نئے مواقع پیدا کر سکتی ہے۔ ڈاکٹر واگلے نے کہا کہ نیپال کے لیے یہ انتہائی اہم ہے کہ بھارت ترقی کرے، مضبوط ہو اور اپنی اقتصادی کامیابیوں کے ذریعے پڑوسی ممالک کے لیے بھی خوشحالی کے مواقع پیدا کرے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ بھارت کی ترقی کے فوائد خود بخود نیپال تک نہیں پہنچیں گے۔ اس کے لیے دونوں ممالک کو تجارتی، اقتصادی اور بنیادی ڈھانچے کے رابطوں کو مزید مضبوط بنانا ہوگا۔

پاکستان کی بڑی کمپنیوں میں شفافیت کا فقدان

انسانی حقوق اور بدعنوانی کی روک تھام میں سنگین خامیاں سامنے آ گئیں

اسلام آباد۔ 24 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان کی بڑی کاروباری کمپنیوں میں انسانی حقوق، بدعنوانی کی روک تھام اور کارپوریٹ حکمرانی سے متعلق معلومات کی شفافیت انتہائی کمزور پائی گئی ہے۔ ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل پاکستان کی تازہ رپورٹ

بنگلہ دیش کی نوجوان نسل غربت، کم عمری کی شادیوں اور بے روزگاری کے شکنجے میں لاکھوں نوجوانوں کا مستقبل خطرے میں

ڈھاکہ۔ 24 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش میں نوجوان نسل کی سیاسی سرگرمیوں اور اقتصادی ترقی کے دعووں کے درمیان غربت کا شکار جرثومہ زدہ کی مشکلات ایک سنگین سماجی مسئلے کے طور پر سامنے آئی ہیں۔ جرمن نشریاتی ادارے ڈوئچے ویلے (ڈی ڈبلیو) کی ایک تازہ رپورٹ کے مطابق ملک کے لاکھوں نوجوان تعلیم، روزگار اور بہتر مستقبل کے مواقع سے محروم ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بنگلہ دیش میں تقریباً تین کروڑ 90 لاکھ افراد کو انتہائی غربت کا شکار ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں صرف آمدنی کی کمی ہی نہیں بلکہ تعلیم، صحت اور بنیادی سہولتوں تک رسائی میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ ڈی ڈبلیو نے دو نوجوان بنگلہ دیشیوں کی زندگیوں کو پیش کرتے ہوئے دکھایا ہے کہ غربت کس طرح ان کے خوابوں اور مستقبل کے فیصلوں پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ رپورٹ میں شامل ایک نوجوان خاتون بیرون ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا خواب دیکھتی تھی، لیکن کم عمری میں شادی نے اس کی تعلیمی خواہشات کو ادھورا چھوڑ دیا۔ اسی طرح ایک نوجوان پولیس افسر بننا چاہتا تھا، تاہم غربت اور معاشی مجبوریوں نے اس کی زندگی کا رخ بدل دیا۔ رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش کی نوجوان نسل کو اکثر سیاسی طور پر باشعور اور تبدیلی کی خواہش مند نسل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، لیکن معاشرے کے غریب طبقات سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کی حقیقی مشکلات اس تصویر سے مختلف ہیں۔ تعلیم اور روزگار کے محدود مواقع، سماجی عدم مساوات اور معاشی مشکلات ان نوجوانوں کی صلاحیتوں کو آگے بڑھنے سے روک رہی ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ سوشل میڈیا اور جدید ذرائع ابلاغ تک رسائی کے باوجود غریب نوجوانوں کے لیے بہتر مستقبل کی راہیں آسان نہیں ہوئیں۔ ڈی ڈبلیو کی رپورٹ اس تضاد کو نمایاں کرتی ہے کہ ایک طرف بنگلہ دیش کی نوجوان نسل کو سیاسی تبدیلی اور قومی ترقی کی علامت سمجھا جاتا ہے، جبکہ دوسری جانب اسی نسل کا ایک بڑا محروم طبقہ بنیادی ضروریات پوری کرنے اور زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے جدوجہد کر رہا ہے۔ رپورٹ سے یہ سوال بھی ابھرتا ہے کہ کیا بنگلہ دیش کی اقتصادی اور سماجی ترقی واقعی معاشرے کے غریب ترین نوجوانوں تک پہنچ رہی ہے، یا ان کے خواب غربت اور سماجی رکاوٹوں کے باعث ادھورے رہ جائیں گے۔

پاکستان میں انسداد دہشت گردی کے قوانین سیاسی مخالفین کو خاموش کرانے کا ہتھیار بننے لگے: امریکی رپورٹ

اسلام آباد۔ 24 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں انسداد دہشت گردی کے قوانین کو سیاسی مخالفین، انسانی حقوق کے کارکنوں اور اختلاف رائے رکھنے والی شخصیات کے خلاف استعمال کیے جانے پر سنگین سوالات اٹھ رہے ہیں۔ امریکی تحقیقی ادارے تھنک ٹانک فاؤنڈیشن کی ایک تازہ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ بلوچ انسانی حقوق کی رہنما ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کو محرقیدی کی سزا پاکستان میں سیاسی اختلاف کو دہشت گردی قرار دینے کے بڑھتے ہوئے رجحان کی علامت ہو سکتی ہے۔ تھنک ٹانک فاؤنڈیشن کے جریدے ٹیررازم مانیٹر میں شائع ہونے والے تجزیے کے مطابق 22 جون کو کوئٹہ کی انسداد دہشت گردی عدالت نے ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کو دہشت گردی اور قتل کے الزامات میں عمرقید کی سزا سنائی۔ تاہم رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عدالت کی جانب سے انہیں اتھارٹی بلاکتوں سے براہ راست جوڑنے والے ثبوت پیش نہیں کیے گئے۔ رپورٹ کے مطابق یہ مقدمہ جولائی 2024 میں گوادر میں بلوچ یکجہتی کمیٹی کے احتجاج کے دوران پیش آنے والے پرتشدد واقعات سے متعلق تھا۔ اس احتجاج کے دوران سکیورٹی اہلکاروں اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں میں تین افراد ہلاک ہوئے تھے۔ تجزیہ کار ریا سیر بنو کے مطابق ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کی سزا پاکستان کی حکومت اور بلوچ عوام کے درمیان پہلے سے موجود عدم اعتماد کو مزید گہرا کر سکتی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بلوچ یکجہتی کمیٹی ایک غیر مسلح انسانی حقوق کی تحریک ہے جو بلوچستان میں جبری گمشدگیوں، انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں اور متاثرہ خاندانوں کے لیے انصاف کا مطالبہ کرتی رہی ہے۔ ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کی سیاسی اور سماجی جدوجہد کا آغاز ان کے والد غفار بلوچ لانگو کی 2011 میں جبری گمشدگی کے بعد ہوا تھا۔ بعد میں انہوں نے طلبہ کے حقوق، تعلیمی مواقع اور بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے خلاف احتجاجی تحریکوں کی قیادت کی۔ تجزیہ کار کے مطابق ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ، شاہ جی صبغت اللہ بلوچ اور بلوچ یکجہتی کمیٹی کے دیگر رہنماؤں کو انسداد دہشت گردی ایکٹ اور پاکستان پینل کوڈ کی مختلف دفعات کے تحت سزا سنائی گئی، حالانکہ بلوچ یکجہتی کمیٹی پاکستان کی ممنوعہ کالعدم تنظیموں کی فہرست میں شامل نہیں تھی۔ رپورٹ میں خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس مقدمے سے پاکستان میں انسداد دہشت گردی کے قانونی نظام کو پرامن سیاسی اور انسانی حقوق کی تحریکوں کو محدود کرنے کے لیے استعمال کرنے کی ایک نئی مثال قائم ہو سکتی ہے۔ تجزیے میں سابق وزیر اعظم عمران خان کی جماعت پاکستان تحریک انصاف کے خلاف کارروائیوں کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق راولپنڈی کی انسداد دہشت گردی عدالت نے پی ٹی آئی کے 47 ارکان کو دہشت گردی کے مقدمات میں سزائیں سنائیں، جس سے سیاسی سرگرمیوں اور دہشت گردی سے متعلق قوانین کے درمیان فرق پر مزید سوالات پیدا ہوئے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عمران خان اور ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ دونوں کے مقدمات پاکستان میں انسداد دہشت گردی کے قوانین کے تحت سیاسی استعمال کے بارے میں تشویش پیدا کرتے ہیں۔ تھنک ٹانک فاؤنڈیشن کے مطابق ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کے خلاف کارروائی بلوچستان میں پاکستان کی حکمت عملی کا ایک اہم موڑ ثابت ہو سکتی ہے، جہاں عسکری کارروائیوں کے ساتھ ساتھ عدالتی اور قانونی طریقہ کار کے ذریعے بھی احتجاجی آوازوں کو محدود کیے جانے کا خدشہ ہے۔ تجزیے میں نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اگر سیاسی اختلاف، انسانی حقوق کی سرگرمیوں اور دہشت گردی کے درمیان قانونی حدود غیر واضح ہوتی گئیں تو پاکستان میں شہری آزادیوں، سیاسی حقوق اور جمہوری اختلاف رائے کے لیے مزید مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔

بلوچستان اور دیگر علاقوں کے معدنی وسائل پر قبضہ کسی صورت قبول نہیں کریں گے: مولانا حیدری

بلوچستان۔ 24 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا ہے کہ جناب میں ہے یو آئی کے جلسوں سے حکومت اور ریاست کی چولیں ہل رہی ہیں، جلسے کرنا ہمارا جمہوری اور آئینی حق ہے، جتنی قید و پابند اور پروپیگنڈا کیا جائے، ہم حق بیان کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں جن لوگوں پر جمعیت علماء اسلام نے احسانات کیے، آج وہی احسان فراموشی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ہماری تحریک کے دباؤ کے نتیجے میں عمران خان کو اقتدار سے ہٹانا پڑا، ہم ہماری جدوجہد کا فائدہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی نے اٹھایا۔ ہم نے اتحادی ہونے کے ناطے ہر فیصلے پر عمل کیا اور بہت سے معاملات میں قومی مفاد کو ترجیح دی۔ پارلیمنٹ ہاؤس میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ وزیر اعظم ہماری وجہ سے مجبوری وزیر اعظم بنے اور مشکلات سے نکلے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر فوج کی زمین پر قبضے کا الزام ہے تو اس کے شواہد سامنے لائے جائیں، تیس سال سے قوم پر پروپیگنڈے کا سلسلہ جاری ہے، لیکن ایسی بھونڈی حرکتوں سے ہم نہ اپنا بیانیہ چھوڑیں گے اور نہ مرعوب ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اب بے اختیار اور چپڑی کے سامنے بے بس دکھائی دیتے ہیں، حکومت کے اقدامات غیر آئینی ہیں اور ہم گورنر راج یا ایمرجنسی کو مسترد کرتے ہیں۔ بلوچستان اور دیگر علاقوں کے معدنی وسائل پر قبضہ کسی صورت قبول نہیں کریں گے۔ مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کی مکمل توثیق کی ہے۔ چھوٹے چھوٹے سیاسی بونوں کے بیانات سے مولانا فضل الرحمن کے قد و قامت میں کمی نہیں ہوگی، ان کی شخصیت آسمان کو چھونے لگی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تحریک انصاف اور بے یو آئی پارلیمنٹ میں مشترکہ نکات پر ایک دوسرے کا ساتھ دے سکتی ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کی قیادت ہو یا کارکن، انہیں چاہیے کہ الزام تراشی کے بجائے سیاسی اصولوں کی بنیاد پر بات کریں۔ دوسری جانب جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے صوبائی امیر سینیٹر مولانا عبدالواسع نے مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی مکمل حمایت اور تائید کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کے خلاف حقیر پروپیگنڈے اور کردار کشی کی منظم مہم کسی صورت قبول نہیں کریں گے۔ بلوچستان کی صوبائی جماعت اپنے قائد، قیادت اور اصولی موقف کے ساتھ کھڑی ہے اور مرکزی فیصلوں پر عمل درآمد کے لیے کارکنوں اور عوام کو متحرک کیا جائے گا۔

کوئٹہ میں جبری گمشدگیوں کے خلاف وی بی ایم پی کا احتجاجی کیمپ 6397 ویں روز بھی جاری

کوئٹہ۔ 24 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز (وی بی ایم پی) کا جبری گمشدگیوں کے خلاف احتجاجی کیمپ کوئٹہ پریس کلب کے سامنے 6397 ویں روز بھی جاری رہا۔ اس دوران سید آباد ہائی کورٹ کے ایڈووکیٹ سید محسن شاہ نے کیمپ کا دورہ کیا اور لاپتہ افراد کے لواحقین سے اظہار یکجہتی کیا۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے سید محسن شاہ نے کہا کہ جبری گمشدگیاں ملکی قوانین اور انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔ ان اقدامات کے ذریعے بلوچ قوم کی جانب سے اپنے جائز حقوق کے لیے اٹھائی جانے والی آوازوں کو خاموش نہیں کرایا جا سکتا، بلکہ اس سے اہل بلوچستان کے دلوں میں ریاست اور ریاستی اداروں کے خلاف نفرت میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بلوچستان میں طاقت کے استعمال سے گریز کیا جائے اور مسئلے کو سیاسی طریقے سے حل کیا جائے۔ جبری گمشدگیوں اور ماورائے آئین اقدامات کا مکمل سدباب کیا جائے اور تمام لاپتہ افراد کی بازیابی یقینی بنائی جائے۔ جن افراد پر الزامات ہیں، انہیں منظر عام پر لا کر عدالتوں میں پیش کیا جائے تاکہ انہیں اپنے دفاع اور قانونی چارہ جوئی کا حق حاصل ہو سکے۔ وی بی ایم پی کے چیئرمین نصر اللہ بلوچ نے کہا کہ تنظیم کی پرامن اور آئینی جدوجہد جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت اقدامات کے خاتمے اور تمام لاپتہ افراد کی بازیابی تک جاری رہے گی۔

کیچ میں جبری لاپتہ نوجوان کی لاش برآمد

کوئٹہ۔ 24 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ بلوچستان کے علاقے کیچ میں جبری لاپتہ نوجوان کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ پاکستانی ٹورمز نے نوجوان کو حراست میں لینے کے بعد نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا تھا۔ تفصیلات کے مطابق بلوچستان کے ضلع کیچ کی تحصیل تمپ کے علاقے کوہاڑ کے رہائشی عدیل بلوچ تین روز قبل کوہاڑ بازار سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں جبری گمشدگی کا نشانہ بنے تھے۔ ان کی لاش آج سرگٹن کے علاقے سے برآمد ہوئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق گزشتہ روز پاکستانی فورسز اور اسکواڈ نے کوہاڑ بازار میں چھاپہ مار کر چار نوجوانوں کو حراست میں لینے کے بعد لاپتہ کر دیا تھا، جن میں عدیل بھی شامل تھے، گزشتہ شب بھی اسی علاقے سے مشتاق ولد ماسٹر صدیر کو جبری طور پر لاپتہ کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق پیتھ کوہاڑ کے مجموعی طور پر پانچ نوجوان جبری گمشدگی کا نشانہ بنے، جن میں سے عدیل کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز بھی ضلع کیچ کے علاقے بلیدہ سے جبری گمشدگی کا نشانہ بننے والے دو نوجوان عمران بلوچ ولد حاجی اکبر یاسر ولد عبدالغفور خان کی لاشیں برآمد ہوئی تھیں۔ بی وائی سی نے اس واقعے کے حوالے سے بیان جاری کرتے ہوئے کہا تھا کہ بیان حلفی، ویڈیو کے ذریعے اور پاکستانی فورسز نے ان کے گھر پر چھاپے کے دوران حراست میں لے کر ایک فوجی کیمپ منتقل کیا تھا، جس کے بعد سے وہ مقام خان پر نہیں ایکے تھے۔ تنظیم کی تصدیق کی ہے کہ اسی علاقے سے تعلق رکھنے والے 19 سالہ طالب علم یاسر ولد عبدالغفور خان کو پاکستانی فورسز نے 2 مارچ 2026 ان کے گھر سے حراست میں لیا، جس کے بعد وہ لاپتہ ہو گئے۔ واضح رہے کہ بلوچستان کے سیاسی و انسانی حقوق کے اداروں کے مطابق، جبری گمشدگیوں کا نشانہ بننے والے کئی سو افراد کو قتل کر کے ان کی لاشیں پھینکی جا چکی ہیں۔

لوئر دیر کے علاقوں میں خسرہ کی وبا پھوٹ پڑی، 5 بچے جاں بحق

لوئر دیر۔ 24 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ لوئر دیر کے دو علاقوں میں خسرہ کی وبا پھوٹ پڑی، جس سے 5 بچے جاں بحق ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق لوئر دیر کے ذیرا فتادہ علاقوں خوڑ اوباڈنڈ اور خوڑ باڈنڈ میں خسرہ کی وبا پھوٹ پڑی ہے جس کے نتیجے میں 5 بچے جاں بحق جبکہ کئی دیگر متاثر ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ خسرہ سے متاثرہ متعدد بچے علاج کی غرض سے مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ حکام کے مطابق 90 فیصد ویکسی نیشن کے پیش نظر متاثرہ علاقوں میں خسرہ کے پھیلاؤ کی وجوہات کا پتا لگانے کے لیے ایک ٹیم تشکیل دی گئی ہے جو اس سلسلے میں اپنی رپورٹ جلد پیش کرے گی۔ اس سلسلے میں اپنی گفتگو میں لوئر دیر کے ڈپٹی کمشنر اسماء اور اسسٹنٹ کمشنر ایلیٹ آفیسر نے متاثرہ علاقوں کا بذات خود دورہ کیا اور بچوں کی وفات پر سوگوار خاندانوں سے تعزیت کی۔ حکام نے کہا کہ نظر صحت کی ٹیموں نے متاثرہ علاقوں میں ویکسینیشن کا عمل شروع کر دیا ہے، متاثرہ خاندانوں کو طبی امداد کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوانے میں تعاون کریں تاکہ وبا پر قابو پایا جا سکے۔

جیو پلیٹ فارمز نے عالمی تاریخ رقم کی

100 ارب ڈالر کی مالیت والی کمپنیوں کے خصوصی کلب میں شامل

ممبئی۔ 29 راکتوبر۔ ایم این این۔ ٹیکنالوجی اور ریٹیل انڈسٹریز کی دیگ کمپنی جیو پلیٹ فارمز نے بھارتی اسٹاک مارکیٹ میں تاریخی آغاز کرتے ہوئے 100 ارب ڈالر سے زائد کی مالیت حاصل کرنے والی دنیا کی منتخب کمپنیوں میں جگہ بنالی ہے۔ کمپنی کے شیئرز بدھ کے روز بمبئی اسٹاک ایکسچینج (بی ایس ای) پر 4.21 فیصد اضافے کے ساتھ 1,335 روپے پر بند ہوئے، جس کے بعد کمپنی کی مجموعی مالیت 11.35 لاکھ کروڑ روپے (تقریباً 136 ارب ڈالر) تک پہنچ گئی۔ اس کامیابی نے اسے عالمی سطح پر ریلائنس انڈسٹریز کے بعد ملک کی دوسری سب سے قیمتی درج شدہ کمپنی بنا دیا ہے۔ جیو کا تقریباً 213.30 کروڑ روپے کا آئی پی او بھارتی تاریخ کی سب سے بڑی ابتدائی عوامی پیشکش ثابت ہوا۔ سرمایہ کاروں کی جانب سے غیر معمولی دلچسپی دیکھنے میں آئی اور پیشکش کو 22 گنا سے زیادہ سبسکرائب کیا گیا۔ عوامی پیشکش اور بڑے ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی مجموعی طلب 4.7 لاکھ کروڑ روپے سے تجاوز کر گئی، جبکہ 3.1 کروڑ سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں۔ آئی پی او کھلنے کے صرف 95 منٹ کے اندر مکمل طور پر سبسکرائب ہو گیا۔ جیو کی یہ کامیابی 2020 میں عالمی سرمایہ کاروں سے تقریباً 20 ارب ڈالر جمع کرنے کے بعد ایک اور اہم سنگ میل ہے۔ اس وقت ریلائنس کی بنیادی کمپنی ایسوسی ایٹڈ اور دیگر بین الاقوامی سرمایہ کاروں نے جیو پلیٹ فارمز میں سرمایہ کاری کی تھی۔ گزشتہ ایک دہائی میں جیو نے بھارت کے ٹیلی کام شعبے میں بڑی تبدیلی پیدا کی ہے۔ سستی موبائل ڈیٹا خدمات اور وسیع ٹیلی ٹاک کے ذریعے کمپنی نے کروڑوں بھارتی شہریوں کو ڈیجیٹل معیشت سے منسلک کیا۔ کمپنی کے صارفین کی تعداد اب 54 کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔



اس شاندار آغاز کے ساتھ کمپنی کی مارکیٹ مالیت تقریباً 6.12 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ ابتدائی حصص کی پیشکش کے وقت جیو کی مالیت تقریباً 3.10 لاکھ کروڑ روپے، یعنی 108 ارب ڈالر سے زیادہ تھی۔ اس کامیابی نے اسے عالمی سطح پر بڑی ٹیکنالوجی کمپنیوں کی صف میں شامل کر دیا۔ جیو پلیٹ فارمز نے مارکیٹ مالیت کے لحاظ سے بھارتی ایئرٹیل کو پیچھے چھوڑتے ہوئے بھارت کی سب سے قیمتی ٹیلی کام کمپنی کا اعزاز بھی حاصل کر لیا۔

امبانی کی ریلائنس انڈسٹریز کی ذیلی کمپنی جیو پلیٹ فارمز نے بھارتی اسٹاک مارکیٹ میں تاریخی آغاز کرتے ہوئے 100 ارب ڈالر سے زائد کی مالیت حاصل کرنے والی دنیا کی منتخب کمپنیوں میں جگہ بنالی ہے۔ کمپنی کے شیئرز بدھ کے روز بمبئی اسٹاک ایکسچینج (بی ایس ای) پر 4.21 فیصد اضافے کے ساتھ 1,335 روپے پر بند ہوئے، جس کے بعد کمپنی کی مجموعی مالیت 11.35 لاکھ کروڑ روپے (تقریباً 136 ارب ڈالر) تک پہنچ گئی۔ اس کامیابی نے اسے عالمی سطح پر ٹیکنالوجی اور ریٹیل انڈسٹریز کے بعد ملک کی دوسری سب سے قیمتی درج شدہ کمپنی بنا دیا ہے۔ جیو کا تقریباً 213.30 کروڑ روپے کا آئی پی او بھارتی تاریخ کی سب سے بڑی ابتدائی عوامی پیشکش ثابت ہوا۔ سرمایہ کاروں کی جانب سے غیر معمولی دلچسپی دیکھنے میں آئی اور پیشکش کو 22 گنا سے زیادہ سبسکرائب کیا گیا۔ عوامی پیشکش اور بڑے ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی مجموعی طلب 4.7 لاکھ کروڑ روپے سے تجاوز کر گئی، جبکہ 3.1 کروڑ سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں۔ آئی پی او کھلنے کے صرف 95 منٹ کے اندر مکمل طور پر سبسکرائب ہو گیا۔ جیو کی یہ کامیابی 2020 میں عالمی سرمایہ کاروں سے تقریباً 20 ارب ڈالر جمع کرنے کے بعد ایک اور اہم سنگ میل ہے۔ اس وقت ریلائنس کی بنیادی کمپنی ایسوسی ایٹڈ اور دیگر بین الاقوامی سرمایہ کاروں نے جیو پلیٹ فارمز میں سرمایہ کاری کی تھی۔ گزشتہ ایک دہائی میں جیو نے بھارت کے ٹیلی کام شعبے میں بڑی تبدیلی پیدا کی ہے۔ سستی موبائل ڈیٹا خدمات اور وسیع ٹیلی ٹاک کے ذریعے کمپنی نے کروڑوں بھارتی شہریوں کو ڈیجیٹل معیشت سے منسلک کیا۔ کمپنی کے صارفین کی تعداد اب 54 کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔

بھارت اجتماعی علاقائی سلامتی اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پُرعزم ہے: وزیر دفاع

سیبو (فلپائن)۔ 29 راکتوبر۔ ایم این این۔ وزیر دفاع جناب راج ناتھ سنگھ نے تمام شکلوں میں دہشت گردی کے خاتمے اور اجتماعی علاقائی سلامتی کے لیے بھارت کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دہشت گردی سے نمٹنے کے سلسلے میں نئی دہلی کا وسیع تر جیو پولیٹیکل نقطہ نظر فوجی یا تکنیکی علم تک محدود نہیں ہے، بلکہ سرحد پار سلامتی کے پیچیدہ چیلنجوں کا براہ راست سامنا کرتے ہوئے کئی دہائیوں میں عملی طور پر حاصل کیا گیا تجربہ ہے۔ 29 اکتوبر 2026 کو فلپائن کے شہر سیبو میں آسیان کے وزرائے دفاع کی 13 ویں میٹنگ (اے ڈی ایم ایم) پلس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھارت کی ہر حکمت عملی کو حقیقی حالات میں ہونے والی کارروائیوں کی کسوٹی پر آزمایا، بہتر بنایا اور مؤثر ثابت کیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت کے اس تعامل اور عملی طور پر آزمودہ نظریہ دفاع کا فیصلہ کن مظاہرہ آپریشن سندور کے دوران ہوا، جب بھارت نے دہشت گردوں کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کیا اور ریاستی سرپرستی میں ہونے والی دہشت گردی کے خلاف ایک ایسی واضح حد مقرر کی جس پر کوئی گمبھیرتا نہیں کیا جا سکتا۔ وزیر دفاع نے اس بات پر زور دیا کہ دہشت گردی کی کوئی سرحد نہیں ہوتی اور بھارت اجتماعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کے لیے مشترکہ مشقوں، صلاحیت سازی کے پروگراموں اور انٹیلی جنس کے موثر تبادلے کے ذریعے اے ڈی ایم ایم پلس کے شراکت داروں کے ساتھ اپنا عملی اور آزمودہ تجربہ بانٹنے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے ڈی ایم ایم پلس کے تحت دہشت گردی کے خلاف کارروائی تعاون کا ایک اہم شعبہ ہے اور بھارت وملائیشیا 2024 سے 2027 کے دورانیے کے لیے دہشت گردی کے خلاف کارروائی سے متعلق ماہرین کے دو رکنی گروپ کی مشترکہ صدارت کر رہے ہیں۔ جناب راج ناتھ سنگھ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ بھارت آسیان کے مرکزی کردار اور ایک کھلے، جامع، مستحکم اور قواعد پر مبنی ہند-بحرالکاہل خطے کو اہمیت دیتا ہے، جہاں امن اور استحکام محض خواہشات نہیں بلکہ اجتماعی عزم کا نتیجہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آسیان کے ساتھ بھارت کی تزویراتی شراکت داری طویل مدتی توجہ کی ہے اور مشترکہ مفادات، باہمی احترام اور عملی تعاون پر مبنی ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ گزشتہ سال اکتوبر میں کوالالمپور میں منعقدہ آسیان - بھارت کے وزرائے دفاع کی دوسری غیر رسمی میٹنگ میں آسیان - بھارت جامع تزویراتی شراکت داری اور 2026 سے 2030 کے لیے آسیان - بھارت لائحہ عمل کے دفاعی اور سلامتی سے متعلق پہلوؤں کو آگے بڑھانے کے عزم کا اعادہ کیا گیا تھا۔ تیرہویں اے ڈی ایم ایم پلس کا موضوع "اپنے مستقبل کی راہ، مل کر متعین کرنا" تھا۔ اس موضوع پر وزیر دفاع نے کہا کہ یہ بھارت کی خارجہ اور دفاعی پالیسی کے اصولوں کے ساتھ ساتھ اس کے تبدیلی خیز "سروے جنو سنکلپ" (سبھی جانداروں کی بہبود) کی بھی عکاسی کرتا ہے، جو دنیا بھر کے تمام لوگوں کی خوشی، خوش حالی اور فلاح و بہبود کی خواہش کا اظہار ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ موضوع ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہماری سب سے بڑی طاقت باہمی بھلائی اور اپنے تعاون کی اجتماعی صلاحیت کو بروئے کار لانے کی ہماری صلاحیت میں مضمر ہے۔ بھارت ایک ایسے بین الاقوامی نظام پر یقین رکھتا ہے جو باہمی اعتماد، تعاون اور تنوع سے فائدہ اٹھانے کی مشترکہ صلاحیت میں مضمر ہے۔ بھارت اپنے اجتماعی وژن کو آگے بڑھانے کے لیے آسیان کی مرکزیت کا احترام کرتا ہے اور اس کی حمایت کرتا ہے، جو اس کے بقول "اس خطے کی اجتماعی دانش کی عکاسی کرتا ہے اور اس کی اجتماعی ذمہ داری کا احساس بھی۔"

ڈی آر ڈی او کے وکرم VT-21 نے اہم آزمائشی سنگ میل عبور کیا

پونے۔ 29 راکتوبر۔ ایم این این۔ ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (DRDO) نے بھارتی فوج کے لیے اگلی نسل کی انفنٹری کمبیٹ وہیکل تیار کرنے میں ایک اہم سنگ میل حاصل کیا ہے۔ وکرم VT-21 کے پہیے والے ویریئنٹ نے ترقیاتی آزمائشوں کے دوران آپریشنل ضروریات کو پورا کیا ہے۔ یہ پیشرفت اس وقت سامنے آئی جب آرمی روہی نژاد BMP-II انفنٹری جنگی گاڑیوں کے اپنے پرانے بیڑے کو تبدیل کرنے کی کوشش کر رہی ہے، جو 1980 کی دہائی سے اس کی مشینی پیادہ فوج کی ریڑھ کی ہڈی کے طور پر کام کر رہی ہے۔ ڈی آر ڈی او 2029 تک نئے پلیٹ فارم کو شامل کرنے کا جذبہ بنا رہا ہے جو کہ کامیاب جانچ اور فوج کی منظوری سے مشروط ہے۔ ویہیکل ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ اسٹیبلشمنٹ، اہمد نگر میں ایک ڈی آر ڈی او لیبارٹری، نے دو پرائیویٹ کمپنیوں کے ساتھ مل کر کئی مائلسٹون، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے تعاون سے ٹریک شدہ اور پہیوں والی شکلیں تیار کیں۔ پروٹوٹائپ کی تلاب کشائی دس سال 25 اپریل کو کی گئی تھی۔ ڈی آر ڈی او ایک اہلکار نے کہا کہ ہم نے پہیوں والے پلیٹ فارم کے ویچ ویانے پر فوکل کیے ہیں جبکہ ٹریک شدہ ویریئنٹ کی جانچ بھی متوازی طور پر جاری ہے۔ پہیوں والی گاڑی کے ڈرائیو حوصلہ افزا رہے ہیں کیونکہ اس نے آپریشنل ضروریات جیسے کہ نقل و حرکت، اسلحہ فائر کرنے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ برج کے ساتھ ابھرتی ہوئی صلاحیت کو پورا کیا۔

کیچ میں تین افراد جبری گمشدگی کے شکار

کوئٹہ۔ 29 راکتوبر۔ ایم این این۔ بلوچستان کے ضلع کیچ کے مختلف علاقوں میں جبری گمشدگیوں کے واقعات میں مزید تین افراد کے لاپتہ ہونے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ لاپتہ افراد میں مند کے علاقے گوربند سے تعلق رکھنے والے اکرم ولد اسماعیل، مورگ کے رہائشی حنیف ولد علی محمد اور گچن کے رہائشی شبیر ولد منیر شامل ہیں۔ تحصیلات کے مطابق گزشتہ پیر کو مند کے علاقے گوربند کے رہائشی نوجوان اکرم ولد اسماعیل کو پاکستانی خفیہ اداروں کے اہلکاروں نے جبری طور پر لاپتہ کیا۔ اکرم کے قریبی ذرائع کا کہنا ہے کہ حالیہ دنوں میں ان کے خاندان سے تعلق رکھنے والے یہ چوتھے نوجوان ہیں جنہیں گوربند سے جبری طور پر لاپتہ کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق بعد ازاں فرنٹیئر کور "ایف سی" کی جانب سے اہل خانہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے لاپتہ رشتہ داروں کے شناختی کارڈ اور مقامی ڈومیسائل سرنڈر کیے کرآئیں۔ اس سلسلے میں اکرم ولد اسماعیل اپنے خاندان کے دو دیگر افراد کے ہمراہ مذکورہ دستاویزات جمع کرانے کے لیے ایف سی کیمپ گئے، جب اکرم اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایف سی کیمپ سے باہر نکل رہے تھے تو ایک سیاہ رنگ کی کرولا گاڑی میں سوار مبینہ طور پر انٹیلی ایجنسی اداروں کے اہلکاروں نے انہیں زبردستی اپنے ساتھ لے گئے، جبکہ ان کے ہمراہ موجود دونوں افراد کو چھوڑ دیا گیا۔ واقعے کے بعد سے اکرم کے حوالے میں کوئی معلومات سامنے نہیں آسکیں۔ قریت کچن سے اطلاعات کے مطابق گذشتہ شب 2 بجے کے قریب مسلح افراد نے ایک گھر میں داخل ہو کر 16 سال طالبعلم شبیر احمد ولد منیر احمد نادل کو بندوق کے زور پر اغوا کر کے اپنے ہمراہ لے گئے ہیں۔ خاندانی ذرائع کے مطابق اغوا کاروں کا تعلق مبینہ طور پر مقامی ڈیتھ اسکواڈ سے ہے۔ دریں اثناء کچی مورگ کے رہائشی حنیف ولد محمد کو آج پاکستانی فورسز کے حراست بعد نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا ہے، جس کے بعد سے وہ نظر عام پر نہیں آسکے ہیں۔

'کچھ شرم ہوتی ہے، کچھ حیا ہوتی ہے'

تھران مذاکرات پر فضل الرحمان نے خواجہ آصف کے ہی الفاظ ان کے خلاف استعمال کئے

پشاور۔ 29 راکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان کی جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے جدہ کے روز قومی اسمبلی میں وزیر دفاع خواجہ آصف کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ وزارت دفاع کا قلمدان سنبھالنے کے باوجود خواجہ آصف ایران میں دفاع سے متعلق اہم مذاکرات کے دوران وہاں کیوں موجود نہیں تھے۔ اس موقع پر، جس پر ایوان میں موجود قانون ساز ہنس پڑے، فضل الرحمان نے خواجہ آصف کا ہی ایک مشہور سیاسی جملہ "کوئی شرم ہوتی ہے، کوئی حیا ہوتی ہے" استعمال کرتے ہوئے تھران مذاکرات کے حوالے سے حکومتی طرز عمل پر تنقید کی۔ فضل الرحمان نے کہا، "خواجہ آصف صاحب بھی یہاں موجود ہیں۔ ایران میں دفاعی معاہدہ ہو رہا ہے اور وزیر دفاع یہاں بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کابینہ کے دیگر سینئر ارکان کے کردار پر بھی سوال اٹھایا اور کہا، "وزیر خارجہ بھی یہاں بیٹھے ہیں۔ کیا وہاں وزارت داخلہ کی بھی کوئی ذمہ داری ہے؟ کچھ شرم ہوتی ہے، کچھ حیا ہوتی ہے!" اس گفتگو کی ایک ویڈیو، جسے پی آئی (ف) کے سینیٹر کامران مرتضیٰ نے شیئر کیا تھا، بعد ازاں سوشل میڈیا پر کافی وائرل ہوگئی۔ فضل الرحمان کی یہ تنقید تہران میں ہونے والے ان اعلیٰ سطحی سفارتی اور تکنیکی مذاکرات کے تناظر میں سامنے آئی ہے جن میں پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے نمائندوں نے شرکت کی۔ یہ دن کے روز ہونے والے اس اجلاس میں پاکستان کے چیف آف ڈیفنس فورسز (آرمی چیف) جنرل عاصم منیر، سعودی وزیر دفاع شہزادہ خالد بن سلمان اور ترک انٹیلی جنس چیف ابراہیم کالین نے ایرانی صدر مسعود پزشکیان اور دیگر اعلیٰ حکام کے ساتھ علاقائی سلامتی کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ ان مذاکرات کا مرکز علاقائی سلامتی اور دہشت گردی کے خلاف تعاون تھا۔ اس اجلاس کے بعد جاری ہونے والے مشترکہ بیان میں ایران کی سرزمین کو کسی بھی ملک کے خلاف استعمال نہ ہونے دینے کے عزم کا اعادہ کیا گیا تھا۔ تاہم، اس بیان کے صرف چند گھنٹے بعد ہی اسرائیل نے ایران پر فضائی حملے کر دیے، جس کے بعد ایران نے بھی جوابی کارروائی کی۔ اس پیش رفت کے بعد فضل الرحمان کا بیان اور بھی اہم ہو گیا ہے، کیونکہ یہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب خطے میں کشیدگی عروج پر ہے اور پاکستان ثالثی کی کوششوں میں مصروف ہے۔ ان کے بیان کو اس تناظر میں بھی دیکھا جا رہا ہے کہ وہ حکومت کی خارجہ پالیسی کے کن پہلوؤں سے اختلاف رکھتے ہیں۔

گوادر آپریشن میں 80 سے زائد پاکستانی اہلکار ہلاک

گوادر۔ 29 راکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں سرگرم ایک علیحدگی پسند مسلح گروہ 'بلوچستان لبریشن فرنٹ' (بی ایل ایف) نے دعویٰ کیا ہے کہ گوادر اور اس کے گردونواح میں کیے گئے ایک مربوط آپریشن کے دوران 80 سے زائد پاکستانی فوجی اور انٹیلی جنس اہلکار ہلاک ہوئے ہیں۔ 27 اکتوبر کو جاری کردہ ایک بیان میں، بی ایل ایف کے ترجمان میجر گہرام بلوچ نے کہا کہ 'آپریشن الماس' کے نام سے شروع ہونے والا یہ آپریشن 22 اکتوبر کو شروع ہوا، جس میں پاکستانی فوجی تنصیبات، انٹیلی جنس دفاتر اور تشہیر رنگی چوکیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ گروپ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ انہوں نے فوجی گاڑیاں اور ڈرونز تباہ کیے اور دو پولیس اسٹیشنوں پر قبضہ کر لیا۔ ان دعووں کی آزادانہ ذرائع سے تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ پاکستانی فوج نے ابتدائی کے حوالے سے ملتف موقف اختیار کیا ہے، جس کے مطابق عسکریت پسندوں کو جانی نقصان پہنچا ہے لیکن سیکیورٹی اہلکاروں کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ بی ایل ایف کے مطابق، ان کے جنگجوؤں نے گوادر میں 'فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن' (ایف ڈبلیو او) کے ایک بڑے کیمپ کے ساتھ ساتھ گہرد اور رمدان میں پاکستانی فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔

چین کی خفیہ ایجنسیاں شام سے یمن میں ایغور جنگجوؤں کی ممکنہ منتقلی کو اپنے مفاد میں استعمال کرنے کے لیے سرگرم

بیجنگ۔ 29 راکتوبر۔ ایم این این۔ چین کی خفیہ ایجنسیاں شام سے باہر جنگجوؤں کی یمن میں ممکنہ نقل مکانی کو اپنی قومی سلامتی کے لیے ایک اہم موقع کے طور پر دیکھ رہی ہیں۔ بیجنگ کو امید ہے کہ یمن میں حوثیوں کے خلاف جنگ میں ان جنگجوؤں کی شمولیت سے ان کی عسکری طاقت کمزور ہوگی اور چین کے خلاف ممکنہ دہشت گردانہ حملوں کے خطرات محدود کیے جا سکیں گے۔ شام کے صوبہ ادلب کے شرق الشرع کی جانب سے شامی اور غیر ملکی جنگجوؤں پر مشتمل ایک گروپ کی یمن میں چین کے اندر یا بیرون ملک چینی مفادات کو نشانہ بنانے کی تجاویز سامنے آئی ہیں۔ سلامتی کے تجزیوں کے مطابق اگر یہ جنگجو یمن منتقل ہوتے ہیں تو چین کی خفیہ ایجنسیوں کو ان کی نقل و حرکت، مالی معاونت، رابطوں اور عسکری سرگرمیوں کی نگرانی کے نئے مواقع حاصل ہو سکتے ہیں۔ چینی حکومت عملی کے ممکنہ فوائد میں جنگجوؤں کی انفرادی قوت میں کمی، ان کے کمانڈ ڈھانچے کی کمزوری اور مختلف محاذوں پر ان کی تنظیمی طاقت کا منتشر ہونا شامل ہے۔ یمن میں طویل جنگ ان گروہوں کی عسکری صلاحیت کو مزید کمزور کر سکتی ہے۔ تاہم بیجنگ کو یہ تشویش بھی ہے کہ یمن میں لڑائی کے دوران انہی جنگجو ڈرون ٹیکنالوجی، سمندری جنگ اور جدید ہتھیاروں کے استعمال کا انتہائی تجربہ حاصل کر سکتے ہیں، جو مستقبل میں چینی مفادات کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔ چین اپنی جدید نگرانی کی صلاحیتوں، مصنوعی ذہانت، سیٹلائٹ نظام، چہرے کی شناخت اور الیکٹرانک مواصلات کی نگرانی کے ذریعے ان جنگجوؤں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یمن کے قریب جبوتی میں موجود چینی بحری اڈہ بھی خلیج، احمر اور خلیج عدن میں نگرانی کے لیے اہم حیثیت رکھتا ہے۔ دوسری جانب چین شام کی نئی حکومت پر دباؤ بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ ترکستان اسلامک پارٹی کے جنگجوؤں کو غیر مسلح کیا جائے، ان کے عسکری ڈھانچے ختم کیا جائے یا مطلوب افراد کو چینی حکام کے حوالے کیا جائے۔ بیجنگ۔ شام کی تعمیر نو اور سرمایہ کاری میں ممکنہ تعاون کو بھی اس معاملے پر سفارتی دباؤ کے ایک ذریعے کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔ تاہم شامی حکومت داخلی استحکام برقرار رکھنے کے لیے ان جنگجوؤں کو اپنے نظام میں ضم کرنے کو ترجیح دیتی رہی ہے۔ چین کے لیے ایک اور اہم مسئلہ مشرق وسطیٰ میں اس کے معاشی مفادات، تجارتی جہازوں اور توانائی منصوبوں کا تحفظ ہے۔ اسی لیے بیجنگ سعودی عرب، ایران اور دیگر علاقائی ممالک کے ساتھ سلامتی اور انٹیلی جنس تعاون کو اہمیت دیتا ہے۔ تجزیہ کے مطابق چین کی بنیادی حکمت عملی اویغور مسلح گروہوں کی طاقت کو محدود کرنا اور انہیں مستقبل میں سنکیانگ یا بیرون ملک چینی مفادات کے خلاف کارروائیوں سے روکنا ہے۔ تاہم شام سے یمن میں ان جنگجوؤں کی منتقلی ابھی ایک زیر بحث امکان ہے، کوئی تصدیق شدہ فوجی کارروائی نہیں۔ اس لیے چین کو اس منصوبے سے حاصل ہونے والے ممکنہ فوائد اور خطرات کو ابھی ابتدائی مرحلے میں دیکھا جا رہا ہے۔

عدالتی امور میں مداخلت پر چوتھے پاکستانی جج کا استعفیٰ

میرا ضمیر مجھے اجازت نہیں دیتا: جسٹس محسن کیانی

اسلام آباد۔ 29 راکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان کے ہائی کورٹ کے نمایاں ترین ججوں میں سے ایک، جسٹس محسن کیانی نے جدہ کے روز اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ انہوں نے اپنے استعفے کی وجہ بتاتے ہوئے اظہار کیا کہ ان کا ضمیر انہیں مزید اجازت نہیں دیتا کہ وہ موجودہ نظام کا حصہ رہیں۔ جسٹس کیانی، جو اپریل 2014 سے لاہور ہائی کورٹ کے جج تھے، ان چار ججوں میں شامل ہیں جنہوں نے حال ہی میں عدالتی امور میں مداخلت کے الزامات کے بعد استعفیٰ دیا ہے۔ اس سے قبل گزشتہ سال نومبر میں سپریم کورٹ کے جسٹس سید منصور علی شاہ اور جسٹس اطہر من اللہ، جبکہ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس شمس محمود مرزا نے بھی اسی طرح کی وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے استعفیٰ دے دیا تھا۔ عدلیہ پر فوج کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ پر تنقید کرتے ہوئے جسٹس کیانی نے اپنے استعفے میں لکھا کہ پاکستان کی 26 ویں اور 27 ویں آئینی ترامیم کے ذریعے کی گئی تبدیلیوں نے عدلیہ کی آزمودہ اور اداراہ جاتی صلاحیت کو نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے لکھا کہ میں نے عدالتی اداروں پر انتظامیہ (ایگزیکٹو) کا بڑھتا ہوا کنٹرول دیکھا ہے، جو ججوں کی تقرری اور تبادلوں تک پھیلا ہوا ہے۔ میرے اندازے کے مطابق، اس قسم کی مداخلت نے عدلیہ کی آزادی اور عدالتی عمل کی 9 فیصد شدید خامیوں کی نشاندہی کی ہے۔ جسٹس کیانی نے عام سائلین (مقدمہ لڑنے والوں) کے حوالے سے بھی تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ جس نظام کا مقصد ہی عوام کی خدمت کرنا تھا، اسی میں اکثر ان کے ساتھ ناانصافی کا سلوک کیا جاتا ہے۔ انہوں نے لکھا کہ ان حالات میں، میرا ضمیر مجھے مزید بطور جج کام جاری رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ وہ وکالت (قانونی پریکٹس) کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں، جہاں وہ حقوق کے تحفظ اور قانونی بیداری کو فروغ دینے کا سلسلہ جاری رکھنے کے خواہاں ہیں۔ ان کا یہ استعفیٰ ان کی 10 فروری 2032 کو ہونے والی مقررہ ریٹائرمنٹ سے پانچ سال سے زائد عرصہ قبل سامنے آیا ہے۔ یہ فیصلہ ججوں کے ہتھاڑوں اور پاکستان کی ہائی کورٹس کے انتظامی امور پر جاری طویل تنازعے کے تناظر میں سامنے آیا ہے۔ جسٹس کیانی دسمبر 2015 سے اسلام آباد ہائی کورٹ میں سینئر ترین جج کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ تاہم 29 اپریل کو ان کا تبادلہ اور ہائی کورٹ کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں وہ وہاں کی سنیارٹی لسٹ میں 12 ویں نمبر پر آ گئے۔ انہیں اسلام آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے ممکنہ جانشین کے طور پر دیکھا جا رہا تھا۔ اس امکان کو اس وقت بڑھاوا ملا جب جسٹس سردار محمد سرفراز ڈوگر کا لاہور ہائی کورٹ سے اسلام آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے پر تبادلہ کر دیا گیا، اور اس کے ساتھ ہی سندھ اور بلوچستان ہائی کورٹس کے دو دیگر ججوں کا بھی تبادلہ عمل میں آیا۔

تائیوان کے سیاست دان کو سیاسی طور پر تنہا کرنے کے لیے چین کی مبینہ دھمکی آمیز مہم

تائی پے۔ 29 راکتوبر۔ ایم این این۔ چین پر تائیوان کے ایک اہم سیاست دان کو سیاسی طور پر تنہا کرنے کے لیے دھمکیوں اور معاشی دباؤ کی "منظم مہم" چلانے کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق بیجنگ تائیوان کی حکمران ڈیموکریٹک پروگریسو پارٹی کے رکن پارلیمنٹ اور تائی پے کے میئر کے امیدوار پو ماشین سے وابستہ کاروباری اداروں اور پیشہ ور شخصیات کو نشانہ بنا رہا ہے۔ الزام ہے کہ اس مہم کا مقصد معروف شخصیات کو چین کی حمایت سے دستبردار ہونے پر مجبور کرنا اور ان کی سیاسی سرگرمیوں کے لیے دستیاب وسائل کو کمزور کرنا ہے۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب تائیوان کے معروف ٹیلی ویژن میزبان کیون تسائی نے عوامی سطح پر وضاحت جاری کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے بھی تائیوان کی آزادی کی حمایت اور غیر معیاری ایندھن کے استعمال کو آلودگی کی اہم وجوہات قرار دیا گیا ہے۔ لاہور ملک کے سب سے زیادہ متاثرہ شہروں میں شامل ہے۔ یہاں انتہائی باریک آلودہ ذرات کی سالانہ اوسط مقدار 110 مائیکروگرام فی مکعب میٹر سے تجاوز کر گئی ہے، جو صحت کے لیے مقرر کردہ عالمی ادارہ صحت کی 22 گنا زیادہ ہے۔ لاہور میں آلودگی کی موجودہ سطح پر طویل عرصے تک رہنے سے شہریوں کی متوقع عمر میں سات سال تک کی ہو سکتی ہے۔ سردیوں کے دوران صورتحال مزید خراب ہو جاتی ہے، کیونکہ موسمی حالات کے باعث آلودہ ہوا زمین کے قریب پھنس جاتی ہے۔

پاکستان میں زہریلی فضائی آلودگی سے اوسط عمر تقریباً چار سال کم

لاہور۔ 29 راکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں فضائی آلودگی انسانی صحت اور ملکی معیشت کے لیے سنگین خطرہ بن چکی ہے۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق زہریلی ہوا کے باعث پاکستانی شہریوں کی متوقع اوسط عمر میں تقریباً 9.3 سال کی کمی ہو رہی ہے، جبکہ فضائی آلودگی سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور دیگر نقصانات کا معاشی بوجھ ملک کی مجموعی قومی پیداوار کے 5.0 فیصد کے برابر ہے۔ فضائی آلودگی کے باعث پاکستان میں ہر سال تقریباً ایک لاکھ 28 ہزار افراد قبل از وقت موت کا شکار ہوتے ہیں۔ مسلسل آلودہ ہوا میں سانس لینے سے دل، پھیپھڑوں اور سانس کی بیماریوں کے خطرات بڑھ رہے ہیں۔ لاہور، کراچی، اسلام آباد، راولپنڈی اور پشاور میں فضائی آلودگی کی صورتحال تشویشناک ہے۔ گاڑیوں، صنعتی سرگرمیوں، دیہاتوں کے بھٹوں اور غیر معیاری ایندھن کے استعمال کو آلودگی کی اہم وجوہات قرار دیا گیا ہے۔ لاہور ملک کے سب سے زیادہ متاثرہ شہروں میں شامل ہے۔ یہاں انتہائی باریک آلودہ ذرات کی سالانہ اوسط مقدار 110 مائیکروگرام فی مکعب میٹر سے تجاوز کر گئی ہے، جو صحت کے لیے مقرر کردہ عالمی ادارہ صحت کی 22 گنا زیادہ ہے۔ لاہور میں آلودگی کی موجودہ سطح پر طویل عرصے تک رہنے سے شہریوں کی متوقع عمر میں سات سال تک کی ہو سکتی ہے۔ سردیوں کے دوران صورتحال مزید خراب ہو جاتی ہے، کیونکہ موسمی حالات کے باعث آلودہ ہوا زمین کے قریب پھنس جاتی ہے۔

پاکستان کے صوبہ سندھ میں آبی انتظام کی سنگین خامیاں بے نقاب

اقوام متحدہ کی رپورٹ میں سرکاری اعداد و شمار پر سوالات

اسلام آباد۔ 29 راکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان کے صوبہ سندھ میں پانی کے انتظام، آبپاشی کے نظام اور آبی وسائل کی تقسیم میں سنگین خامیاں سامنے آئی ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائ